رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

الحکم

ایڈیٹر ـ شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے ۵ (۲) خواص معاونین سے ... (۳) ہندوستان سے باہر ۷

(۴) غیر مذاہب والوں سے ۳ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع

دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے ۲

نمبر ۴ قادیان دارالامان مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۹ء مطابق ذی الحج ۱۳۲۴ جلد ۱۳

دارالامان قادیان کا ہفتہ

۱ ـ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی اہل بیت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تندرست ہیں حضرت اقدس نے قادیان کے آریوں پر جو آپ کے نشانات کے گواہ ہیں ایک پمفلٹ کے ذریعہ پھر اتمام حجت کیا ہے یہ پمفلٹ پریس میں جا چکا ہے ـ

۲ ـ مدرسہ تعلیم الاسلام کی ایک شاخ سیکھواں ضلع گورداسپور میں کھولی جانی مجلس ناظم نے منظور کر لی ہے فروری ۱۹۰۹ء میں یہ شاخ جاری ہو جائیگی ـ علاوہ بریں تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے پرائمری ڈیپارٹمنٹ میں فیس بالکل معاف کر دی ہے اور یہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کیلئے قابل ناز امر ہے کہ سب سے پہلے اس نے اپنے متعلقہ سکول کے پرائمری حصے میں تعلیم مفت کر دی ہے ـ

۳ ـ ۳ ـ جنوری ۱۹۰۹ء کی شب کو چاند گرہن ہوا اور خسوف قمر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی گئی ـ

۴ ـ ۲۵ ـ جنوری ۱۹۰۹ء کو عید الضحیٰ ہوئی اور مسجد اقصیٰ میں نماز ادا ہوئی اور ۱۲ تاریخ تک برابر قربانی ہوتی رہی ـ لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب خواجہ صاحب ـ سید محمد اشرف اور بعض دوسرے احباب اسی تقریب پر آئے ـ کپورتھلہ سے منشی روڑا آئے ہوئے تھے ـ

میں جب سے قادیان میں رہتا ہوں ہمیشہ ہی دیکھتا ہے منشی روڑا ایسی تقریبوں پر ضرور حاضر ہوتے ہیں ـ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم دے ـ آمین ـ

۵ ـ ۳۰ ـ جنوری کو سردار غلام حیدر خاں صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گورداسپور ایک مقدمہ کی تحقیقات کیلئے تشریف لائے ـ اور واپس گئے ـ قادیان کے متعلق صفائی اور سڑک کی حالت پر توجہ دلائی گئی ہے آپ یقیناً صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو رپورٹ کریں گے ـ

اطلاع

اس وقت کو محسوس کر کے جو ہمارے بھائیوں کو مختلف مدات کا چندہ مختلف اشخاص کے نام بھیجنے میں پیش آتی ہے ـ صدر انجمن احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۰۹ء سے ایک قسم کا چندہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے ـ خواہ وہ چندہ مدرسہ کا ہو یا زکوٰۃ کا روپیہ یا مقبرہ بہشتی کا چندہ یا وصیت کا روپیہ یا آمدنی کا دسواں حصہ یا عید فنڈ یا یتیم فنڈ کا روپیہ یا میگزین کا روپیہ غرضکہ سوائے لنگر خانہ کے روپیہ کے جو حضرت اقدس کے نام براہ راست آنا چاہیے ہر قسم کا چندہ جو قادیان میں بھیجا جاتا ہے محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام آنا چاہیئے لنگر کا چندہ اگر کسی اور چندے کیساتھ شامل کر کے بھیجا ہو تو اختیار ہو گا کہ وہ بھی محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان ہی کے نام بھیجیں اور محاسب حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دیگا مگر اسبات کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ کوپن میں فرستندہ کا پورا پتہ خوشخط لکھا ہوا ہو اور نیز مفصل ہدایات ہوں کہ کتنا روپیہ کس کس کیطرف سے کس کس مد کا ہے ـ میگزین کی قیمت ہے یا اعانت میگزین یعنی اشاعت اسلام کا روپیہ ہے مدرسہ کا روپیہ ہے یا عید فنڈ کا روپیہ ہے یا مسکین فنڈ کا ہے یا بہشتی مقبرہ کا چندہ ہے یا وصیت کا روپیہ ہے یا آمد کا دسواں حصہ ہے یا زکوٰۃ کا روپیہ ہے یا کسی جائداد کی قیمت ہے جو رسالہ الوصیت کے ماتحت انجمن کو دی گئی ہے یا کسی مکان کا کرایہ ہے یا زمین کا محاصل ہے جو صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت میں ہے غرضکہ پورے ضبط کے ساتھ کوپن میں اس امر کا واضح کرنا چاہیے جس سے محاسب کو کسی قسم کی غلطی نہ لگے ـ تمام رقوم کی رسیدیں باضابطہ دیجائینگی اور ماہ بماہ رقوم آمدنی کسی رسالہ یا اخبار میں شائع ہوتی رہینگی جس شخص کو باضابطہ رسید دفتر محاسب سے نہ پہنچے اسے ضروری ہوگا ...

* دوسری شرط وصیت کی یہ ہے کہ وصیت کرے یا جائداد کی قیمت کر کے روپیہ داخل کرے یا آمد کا دسواں حصہ دے اسوا اسکو الگ سمجھنا چاہیئے کیونکہ ان دونوں ... وہ ساری رقم بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان روانہ کریں ... مقبرہ بہشتی کو اقرار نامہ کی رو سے ... آمد کا مقصد ... دسواں حصہ ... جو لوگ ... کے نام آوے ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کتاب اللہ اور قانونِ قدرت پر ایک سرسری نظر

خدا کی پاک کتاب فرقان حمید نے جہاں بہت سے امور کی طرف توجہ دلائی ہے ان میں سے کتاب قانون قدرت کے زیریں مضمون کا مطالعہ کرنا بھی ہے مختلف مقاموں میں اور متعدد جگہوں میں ہمیں تاکید کی ہے کہ ہم دنیا میں آنکھ کھولے ہوئے رہیں اور جو چیزیں ہمارے گرد و پیش ہوں اور جو واقعات آئے دن ہم دیکھا کرتے ہیں اُن سے کسی معقول نتیجے تک پہنچیں۔ کہیں قرآن شریف یہ کہتا ہے کہ سیروا فی الارض تاکہ ہمیں امم سابقہ ماضیہ کا حال معلوم ہو۔ انکے اعمال حرکات و سکنات پر اطلاع پا کر ان نتائج پر غور کریں جو اُنہیں اُنکی اعمال کی بدولت بھگتنے پڑے اور پھر ہم اُن تجربوں سے جو ہمیں سیروا فی الارض پر عمل کرکے حاصل ہوں اپنی راہ میں رکاوٹیں نہ پیدا کریں اور اگلوں کی طرح اون غلطیوں میں نہ پڑ جائیں۔ کسی مقام پر قدرت کی نیرنگیوں کی طرف ہماری توجہ کو مبذول کیا جاتا ہے اور کچھ دیر تک اس کے اسرار پر غور کرنے کو کہا جاتا ہے۔ اوسکے اسرار کی طرف پہونچنے کے واسطے اشارے اور کنائے کئی کئے جاتے ہیں۔ کسی جگہ حیوانات۔ نباتات زمین۔ آسمان۔ پہاڑ۔ دریا۔ قدرت کے عام نظارے کی طرف نظر تماشا بینی کو دوڑانے کا حکم ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت والی السماء کیف رفعت والی الجبال کیف نصبت والی الارض کیف سطحت

الغرض قرآن کریم کو جہاں سے اُلٹ پلٹ کر دیکھو تو اوسے باواز بلند یہ کہتے ہوئے پاؤ گے کہ اے انسان آنکھیں کھول۔ بصارت کے رکھتے ہوئے اندھا نہ بن جا۔ حیوانوں کی طرح دنیا میں رہکر اوس سے بے خبر نہ بن اپنے اون قوائے ظاہری و باطنی سے جو تجھے ہمنے دے رکھے ہیں کام لے۔ اپاہج نہ بن عقل و فکر کو تیز کر اور انکی ترقی میں لگا رہ۔ کیونکہ وہ تجھے بیکار نہیں دے گئے ہیں جیسا تو خیال کرتا ہے۔ وہ تیرے ہر وقت کے یار صادق ہیں تجھے تیری غلطیوں پر متنبہ کرتے رہتے اور تیری راہوں کو کشادہ کرتے رہتے ہیں جیسا کہ ارشاد ہوا وفی انفسھم افلا یبصرون حاصل کلام یہ کہ حسب الحکم فرقان مجید اس عالم اور مافیہا کی طرف ہم نظر دوڑاتے ہیں تو عجیب و غریب نتائج تک پہونچتے ہیں اور ان تعجب انگیز اور حیرت افزا قدرت کی نیرنگیوں بوقلمونیوں کو دیکھکر ہمارا دل بلاشبہہ ایک خالق اور مدبر کل کا قائل ہو کر پکار اوٹھتا ہے سبحان ربنا ما خلقت ھذا باطلا باغ دنیا کے پہلے دروازہ میں داخل ہونے کے بعد جب اوس باغ کے مختلف گل بوٹوں۔ روشوں اور چمنوں کی سیر کرتے ہیں اون درختوں کے متعلق جو باغ عالم نے اس دنیا کے باغ لگا رکھے ہیں تفصیلی علم حاصل کرتے ہیں اور کلیات سے جزئیات کی طرف آن کر اپنی نظر کو کچھ زیادہ وسیع کرتے ہیں۔ رات کے بعد دن کے آنے دن کے بعد رات کے آنے۔ روشنی کے بعد ظلمت۔ ظلمت کے بعد روشنی کے وجود بدامنی کے بعد امن کے قائم ہونے و بالعکس بگڑ کر بننے بنکر بگڑنے گر کر اوٹھنے اور اوٹھکر گرنے۔ عسر کے بعد یسر اور یسر کے بعد عسر ہونے غرض ان ساری کایا پلٹ اور نشیب و فراز پر جو دنیا کے لاحق حال ہوتی ہے نظر ڈالتے اور ساتھ ہی اس کے اپنے بہت سے اہم ضروریات کو دیکھکر اپنی اون مجبوریوں کا خیال کرتے جو ہمیں اپنی عقل کے بعض اوقات ٹھوکر کہانے اور راہ راست سے دور ہو جانے کی وجہ سے پیش آتی ہیں تو ہم بصیرت کی راہ سے تعمیر کی قسم کی ٹھوکر اور غلطی کی اوس اعلیٰ ہستی کی طرف جسے ہم ان تمام تاثیرات ارضی و سماوی کا موثر خیال کرتے اور اس بالغ ہستی کا مالی سمجھتے بڑی گریہ و زاری سے متوجہ ہوتے ہیں۔ اوسکی خاص مدد کے طالب ہوتے ہیں۔ اپنی پیش آمدہ مشکلوں میں اوسکے امداد و ارشاد کے منتظر رہتے ہیں۔ اور جب اپنی اس استدعا کا اوسکے دربار سے کافی و شافی جواب بالواسطہ یا بلاواسطہ پا کر اطمینان قلب حاصل کر لیتے ہیں تو ہمدردی کی راہ سے ہمارا دل سارے عالم کے ان تمامی مشکلات کو حل کرنے کے واسطے ایسے مانوس ذرائع کا متلاشی ہوتا ہے جو خلاق عالم سے ہماری ضرورتوں کے متعلق وقتاً فوقتاً ہدایات حاصل کرکے غلطیوں سے بچاتے رہیں اور اسطرح پر اپنے افعال۔ حرکات و سکنات۔ ادا و طرز سے ضرورت وحی الہام۔ مکالمہ الٰہی اور بعثت انبیاء پر شہادت دے کر دعا کرتے ہیں ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم ایاتک الآیۃ۔

اوس رحمٰن رحیم خدا نے جس نے اس کارخانہ عالم کو کتم عدم سے وجود میں لایا ہے محض اپنی رحمانیت کے تقاضا سے انسانوں کی جسمانی روحانی دینی و دنیوی حاجتوں کو مدنظر رکھکر ایک سلسلہ وسائط کار کہا ہے جنکی مدد سے انسان اس دنیا کی اپنی موجودہ زندگی اور اوس کے بعد کے آنے والی زندگی کے ضروریات کو پوری کرتا ہے جیسا کہ اس ظاہری و جسمانی دنیا کے وسائط میں سے انسان بعض کو اپنی انہیں آنکھوں سے دیکھتا ہے اور بعض کو نہیں دیکھتا ویسا ہی دینی و روحانی عالم کے ضروریات کی تکمیل کیلئے بھی جو وسائط خالق عالم نے محض اپنے فضل سے مہیا کئے ہیں ان میں سے بعض کو انسان نہیں دیکھتا اور بعض کو دیکھتا ہے اور اسطرح جیسے خدا تعالیٰ کی حکمت بالغہ سے انسانوں کی حوائج کو پورا کرنے کے لئے آب۔ آتش۔ خاک۔ باد و دیگر ہزارہا عناصر کو پیدا کیا ہے نیز روحانی خواہشوں کو پورا کرنے کی غرض سے ملائک روح القدس انبیا علیہ السلام کا سلسلہ وسائط رکھا ہے۔

ابتدائے آفرینش عالم سے آج تک خدا تعالیٰ کا یہی قانون رہا ہے اور اوس نے مختلف زمانوں میں مختلف ملکوں میں ضرورت وقت اور انسانوں کی دماغی و جسمانی قوی کے لحاظ سے اپنے احکام انبیا و رسل کے ذریعہ انسانوں کی پیش آمدہ مشکلات کو حل کرنے اور انکی روحانی و جسمانی قوی کو ترقی دینے کیلئے انکے مناسب حال فرامین شاہی آتے رہے کبھی تقاضائے وقت کے مطابق جلالی شریعت بھیجی گئی اور کبھی لوگوں کی حالتوں کو جانچ پرتال کر جمالی احکام نافذ فرمائے گئے۔ غرض جیسی ضرورتیں انسان کے لاحق حال ہوتی گئیں خدا تعالیٰ انکی تکمیل برابر اسباب کے ذریعہ کرتا رہا مگر چونکہ انسان سب اضداد کا معجون مرکب ہے نہ تو نری جلالی شریعت اُسکے شایان حال ہے اور نہ صرف جمالی دین اوسکے لئے کافی ہے اور چونکہ ہر ایک ابتدا کے واسطے کسی انتہا کا ہونا ضروری ہے

نیچر پرستی کے لئے بلندی ہر خط مستقیم کے لئے نقطہ انتہا .... اور ہر دائرے کیلئے ایک خاص مرکز۔ اسلئے حکمت بالغہ الٰہی نے انسان کے اندرونی و بیرونی جذبات قوی ظاہری و باطنی کے مناسب ایک ایسی کتاب جامع قوانین الٰہی جو نہ تو اتنے رحم کی تعلیم کرتی ہو کہ انسان کے قوی انتقامی کو مار ڈالے اور نہ ایسے سختی کی اجازت دیتی ہو کہ قوت عدل و رحم کو مفقود کر ڈالے۔ نہ تن پروری کی اسقدر اجازت دیتی ہو کہ روح اپنے کمالات حاصل کرنے سے رک جائے اور انسان اپنے اصلی غرض و مدعا سے دور جا پڑے اور نہ اتنی جسمانی ریاضت شاقہ کا بوجھ انسان پر ڈالتی ہو کہ روح اس قفس عنصری سے قبل از وقت پرواز کر جائے۔ بلکہ رحم کے وقت رحم کی تعلیم کرتی ہو اور انتقام کی قوت انتقامیہ کو بھی کام میں لانا چاہتی ہو۔ جسمانی و روحانی ریاضتوں میں وسعت قوی انسانی کا لحاظ رکھتی ہو اور ہر حالت رنج و راحت عسر یسر تنگی و فراخی میں سہل العمل ہو۔ جسم و روح دونوں کے استعمال میں حارج نہ ہو اور سارے قوی رحم۔ عدل۔ انتقام۔ احسان عفو وغیرہ سب کے ساتھ رہنے دے۔ الغرض اسطرح مشیت ایزدی نے تکمیل قوانین کے مذہب کا تاج اپنی عربی نبی علیہ من التحیات افضلہا و من الصلوٰت اکملہا کے سر رکھا۔ جس نے قرآن جیسی الہامی کتاب ہمارے سامنے پیش کی۔ کیسی کتاب؟

جس نے الحمد للہ رب العالمین کہکر خدا کی ہستی پر یقین کامل عطا کیا لو کان فیہما آلہۃ الا اللہ لفسدتا فرما کر بتلا دیا کہ خدا دو نہیں تین نہیں تین میں ایک۔ ایک میں تین نہیں۔ ہزار نہیں لاکھ نہیں بلکہ ایک وحدہ لا شریک لہ ادعونی استجب لکم ارشاد کر کے انہیں یقین کر دیا کہ خدا کوئی نامعلوم ہستی نہیں۔ گونگا نہیں۔ بہرا نہیں بلکہ سمیع بصیر مجیب ہے ہر وقت ہر زمانے میں اپنے پاک بندوں کو شرف مکالمہ بخشتا ہے ..... نحن اقرب الیہ من حبل الورید کہکر سمجھا دیا کہ اللہ تعالیٰ ہویدا اور آشکارا ہے نہاں و نہاں نہیں ان اللہ لیس بظلام للعبید و ما اللہ یرید ظلما للعباد ہو الرحمن الرحیم یرید اللہ بکم الیسر و لا یرید بکم العسر کہکر اچھی طرح بتلا دیا کہ خدا ظالم سفاک خون کا پیاسا بلا وجہ ہلاک کرنے والا نہیں بلکہ اوسکی حقیقی رضا عفو و رحم میں ہے لقد یسرنا القرآن للذکر فہل من مدکر فیہ آیات بینات فیہ شفاء للناس ھدی و ذکری للمومنین ان ھذا القرآن یہدی للتی ھی اقوم ارشاد فرما کر مطمئن کر دیا کہ مذہب جھوٹی موٹی چیستان بتول بہلیاں اور پہیلی نہیں جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا و من عفی و اصلح فاجرہ علی اللہ فرما کر قوت انتقامیہ اور قوت عفو دونوں کو اپنے اپنے موقعوں پر برقرار رکھا اور دونوں کا مصرف بتایا و قاتلوا الذین یقاتلونکم و لا تعتدوا اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا و ان اللہ علی نصرہم لقدیر ۔ ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین و لا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک و لا تبسطہا کل البسط الذین اذا انفقوا لم یسرفوا و لم یقتروا و کان بین ذالک قواما۔ اذا تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ و رسولہ ۔ و امرہم شوریٰ بینہم الذین ھم عن اللغو معرضون و اذا مروا باللغو مروا کراما لا تلہیہم تجارۃ و لا بیع عن ذکر اللہ اذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا۔ ان اللہ لا یحب المعتدین ان اللہ لا یحب کل مختال فخور تعاونوا علی البر و التقویٰ و اقصد فی مشیک لا تمش فی الارض مرحا قل للمومنین یغضوا من ابصارہم الخ وغیرہ وغیرہ کہکر سیاست مدن تدبیر منزل۔ اخلاق۔ باہمی ہمدردی۔ احسان و سلوک۔ تواضع انکسار۔ حلم خودداری۔ شرم و حیا۔ باہمی مراعات و صداقت۔ کسب معاش غرض سارے ضروری امور کو باحسن وجوہ بیان فرمایا سبحان الذی خلق الازواج کلہا مما تنبت الارض و من انفسہم و مما لا یعلمون۔ والشمس تجری لمستقر لہا ذالک تقدیر العزیز العلیم و القمر قدرناہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم لا الشمس ینبغی لہا ان تدرک القمر و لا اللیل سابق النہار و کل فی فلک یسبحون یسئلونک عن الاہلۃ قل ھی مواقیت للناس فرما کر بوٹنی — اسٹرانومی جیسے دقیق علوم کی طرف اشارہ فرمایا۔ الحاصل ایسی کتاب جو تمامی ضروریات دینی و دنیوی کو بتمام و کمال حاوی ہے صدق اللہ و ما من رطب و لا یابس الا فی کتاب مبین۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے؟

جمیع العلم فی القرآن لکن
تقاصر عنہ افہام الرجال

کیسا نبی؟

جس نے اپنے برتاؤ معاملت معاشرت سے دنیا پر ثابت کر دیا کہ دین و دنیا دونوں اعلیٰ درجہ پر کیونکر ساتھ جا سکتے ہیں جس نے اپنے صبر و استقامت سے دکھلا دیا کہ ہمت و جوانمردی کسکا نام ہے جس نے اپنے اوٹھنے بیٹھنے گفتگو و اندازسے لوگوں کو جتلا دیا کہ حقیقی تہذیب و شائستگی کسے کہتے ہیں جس نے فتح مکہ کے بعد مکہ میں داخل ہو کر منادی کر دی کہ لا تثریب علیکم الیوم اور اسطرح دنیا پر روشن کر دیا کہ عفو و درگذر کیا شئے ہے اور دشمنوں کے ساتھ اپنے غلبے کے بعد کیا سلوک کرنا چاہئیے۔ جس نے ان درندہ صفت انسانوں کو جو اس کے خون کے پیاسے ہو رہے تہے اپنا ایسا گرویدہ بنا لیا کہ شاید و باید اور دکھا دیا کہ تسخیر کیونکر کرتے ہیں۔ وہ نبی جسکی ابتدائی زندگی گمنامی کی تہی۔ ایک بکریوں کا چرانے والا اعرابی۔ یتیم بیکس بے بس جس نے اپنے وطن مالوف (اللہم انزل علیہ شآبیب رحمتک) یا اوس کے گرد و نواح کے بعض ملک کے سوائے کہیں کی سیاحی نہیں کی تہی اور شاذ و نادر کہجور کے درختوں اور ریگ کے ٹیلوں کے سوائے دنیا کے کسی دلکش نظارے کی سیر کی تہی وہ نہ کوئی بڑا تجربہ کار حکیم تہا۔ جسکی ظاہری تعلیمی حالت ایسی تہی کہ آج تک نبی امی کے لقب سے مشہور ہے نہ کسی اسکول و کالج میں تعلیم پائی۔ کسی کالج کا پروفیسر و پرنسپل نہ تہا نہ کسی بڑے بزرگ ولی اللہ یا عالم وقت کی صحبت میں رہا نہ کسی استاد کے آگے زانوئے شاگردی

کیا علم و ... سیدھا سادھا دنیا کے چالوں اور گورکھ دھندوں سے نا آشنا نبی ... بات پر اپنی واقفکاری ہوشیاری تجربہ کاری حکمی ... بھی فیاضی بلند حوصلگی عالی ظرفی کا ثبوت دیا وہ تحقہ تحکمت ودانائی کے معاشرت تمدن کے متعلق مسئلے کہ آج تیرہ سو برس گزر جانے کے بعد بھی زمانے کے عقلاء حیران و ششدر ہیں کہ عرب جیسے ویران اور غیر مہذب ملک کے رہنے والے نے کیونکر ایسی دانائی کی باتیں سکہائی ...... اور باوجود سخت سے سخت مخالف ہونیکے بے نظیر نہیں کئے نہ رہ سکے

جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

وہ نبی اگرچہ کسی کمانڈر چیف کے گھر میں نہیں پیدا ہوا تہا اور نہ کسی ملٹری کالج کا سند یافتہ تہا مگر جنگ کی ضرورتوں کے وقت اُس نے اپنے آپ کو بڑا آزمودہ کار جنرل ثابت کر دکھایا اور یہ بھی دکھلا دیا کہ خدا کے سکھائے ہوئے لوگ اور اسکے پیارے سب کچھ کر سکتے ہیں - دنیا ان کا ایک بال بھی بیکا نہیں کر سکتی - غرض انبیا بھی جنکی مثال نہیں خود خدا نے فرمایا انک لعلی خلق عظیم لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ......

اوس نبی نے دنیا میں آن کر کیا کیا ؟ یہ ایسی بات ہے کہ مخفی نہیں دیکھنے والے دیکھتے ہیں اور جاننے والے جانتے ہیں کہ اُسی نے اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ قائم کرکے درندوں کو انسان بنایا نہ صرف انسان بلکہ سارے محاسن و خوبیوں سے آراستہ و پیراستہ اور آلائشوں کدورتوں سے پاک صاف انسان - ان وحشی اور جنگی قوموں کو جنکے گھٹیوں میں فسق و فجور زنا شہوت پرستی بت پرستی مے پرستی نفس پرستی پڑی ہوئی تہی ان افعال ذمیمہ سے ایسا متنفر بنایا اور اُنمیں ایسی کامل تبدیلی پیدا کی کہ وہ بالکل دوسرے ہو گئے اور ایسے نیک ہو گئے کہ گویا ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہیں اور دنیا کی برائیوں سے بالکل ناآشنا ہیں اور اُس نبی نے دنیا میں آکر اُن ساری رکاوٹوں کو جو حق کی راہ میں مہلک اور انسان کش باطل نے ڈال رکھے تہے دور پہینکا اور خدا کی طرف صدق اور اخلاص کے ساتھ چلنے والوں کے واسطے صراط مستقیم تیار کی ہزاروں ہزار مخلوق خدا کو اس راستے پر چلا کر محبوب حقیقی و مطلوب اصلی سے ملایا - ایسا ملایا کہ وہ وصال یار سے از خود رفتہ ہو کر سرشار بادہ الست ہو گئے اور انہیں اپنے تن من دہن کی بھی خبر نہ رہی بالآخر دنیا و آخرۃ کی کامیابیوں کا ہار اپنے گلے ڈالا اور گرچہ سب سے پیچھے آئے تہے مگر سب سے آگے چل نکلے -

...... خدا کی ذات اول سے ہے ابد تک رہیگی اُسکے صفات قائم بالذات ہیں وہ ابد تک سمیع بصیر مجیب و متکلم ہے اور رہیگا وہ ہمیشہ سے اپنے بندوں پر مہربان ہے اور رہیگا اُنکی ضرورتوں اور حاجتوں کو ہر زمانے ہر آن میں پورا کرتا رہتا ہے اور کرتا رہیگا ان کے روحانی و جسمانی عافیت کا سامان کرتا رہے گا کیونکہ وہ تغیر و تبدل پذیر نہیں اور نہ اوسکا قانون دنیاوی بادشاہوں کے قانون کی طرح روزانہ بدلتا رہتا ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے کہ کل یوم ھو فی شان و لن تجد لسنۃ اللہ تحویلا اس لئے اگرچہ اوس نے نبوت مستقلہ سلسلہ کا خاتمہ نبی عربی فداہ روحی پر کر دیا لیکن اوس کے عدل و انصاف رحمانیت و ربوبیت عامہ کا تقاضا یہ نہیں ہوا کہ اپنے بندوں پر ہدایت ور شد کا دروازہ بند کر دے - وہ اپنے کلام و وحی سے کبھی کو فیضیاب نہ ہونے دے - ملکہ آریوں کے خدا کی طرح ہمارا شاگاہ دنیا کی سیر کرتا پھر کیا مجال کہ کچھ بھی دخل دے - اور یوں ہی بولے نہیں ہرگز نہیں اوس نے اپنی رحمانیت کے تقاضا سے جو اوسکے بندوں کے ساتھ اُسکی جانب سے ہے اور اُس ربوبیت عامہ کی رو سے جسکی بدولت اس اس کارگہ کائنات کا ثبات ہے ایک سلسلہ خلفاء عامہ و مجددین کا رکھا ہے جو بجائے غیر مستقل کام دیتے رہتے ہیں اپنی روحانیت کا پرتو چار دانگ عالم پر ڈالتے ہیں تاکہ مخلوق خدا چاہ ضلالت میں نہ پڑ جائے اور سعید روحیں خدا کی طرف کہنچ کر آجائیں دین حق کی تائید اور اشاعت ہوتی رہے نشانات آسمانی ان آئمہ کے ہاتھوں ظاہر ہوتے ہیں کما قال اللہ فی کتاب المجید وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس منصب کو خلفاء اربعہ کے ذریعہ زینت دی گئی یا ان بزرگوں کو اس منصب کے ذریعہ سرفراز کیا گیا جو کہے بجا و درست ہے - ان اصحاب کی مساعی جمیلہ سے اسلام اپنے وطن سے دور دراز ملکوں میں پہنچا اور جہاں پہونچا اُس نے وہاں کے لوگوں کے دلوں میں گھر کر لیا - مشرق و مغرب شمال و جنوب غرض دنیا کے ہر گوشہ میں اس نے اپنا وطن بنایا اسلئے حسب ضرورت مختلف صوبوں اور مختلف ملکوں میں ائمہ و مجددین ہوتے رہے اور خدا تعالیٰ ان لوگوں کی باطنی فیضان سے شجر اسلام سرسبز و شاداب کرتا رہا -

قاعدے کی بات ہے کہ جب کوئی چیز اپنے مرکز سے دور جا پڑتی ہے عام اس سے کہ بعد زمانی ہو یا مکانی تو اس میں وہ اگلی سی کیفیت نہیں رہ جاتی بلکہ اسمیں انحطاط شروع ہو جاتی ہے مثلاً دیکھو زمین کا وہ حصہ جو مرکز شمس سے بہ نسبت کسی دوسرے حصہ کے زیادہ فاصلے پر جا پڑتا ہے تو آفتاب کی وہ تمازت اور حرارت جو نزدیک کے حصہ پر پڑتی ہے دور کے حصے پر نہیں پڑتی یہی حال رہا اسلام اور اسلامیوں کا کہ جبتک وہ اپنے مرکز اصلی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب تر ہے اس کو دن دوگنی رات چوگنی ترقیاں ہوتی گئیں (نظیر کیلئے دیکھو صحابہ اور آنکی الالف) مگر جسقدر نبی کریم سے زمانی اور مکانی بعد ہوتا گیا حالت غیر ہوتی گئی - جمعیت متفرق ہو گئی - شیرازہ تتر بتر ہو گیا - اتفاق مفقود ہو گیا ان میں پہوٹ پڑ گئی اور حالت ایسی زبوں ہوئی کہ الامان الحفیظ - یہانتک مسلمانوں کی حالت متبدل ہو گئی ہے کہ اگر صدی موجودہ کے مسلمانوں کو غور سے دیکھا جائے - ان کا مقابلہ مسلمانان پیشین سے کیا جاوے تو یوں بعید معلوم ہو - خاص مکہ اور مدینہ کے مسلمانوں کی حالت ایسی ہے کہ اگر اُن کے وہ اسلاف جنہوں نے اپنے خون سے باغ اسلام کی آبپاشی کی تہی بفرض محال زندہ کئے جائیں تو واقعی وہ یہ نہ کہہ سکیں کہ یہ لوگ سچے مسلمان ہیں اور ہمارے ہی اخلاف ہیں - اسلام کے وہ اہم اور قابل قدر اصول جنہیں ہمارے مخالف بھی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے تہے جنکے رعب سے بڑے بڑے فلاسفر مرعوب تہے جس نے حیوانوں کو انسان بنایا تہا اُس میں آج ایسی نئی نئی ترمیمیں اور آئے دن اُسی کے فرزند اسی کے گلے پر اُلٹی چہری پہیرتے ہیں کہ خدا کوئی کہتا ہے کہ اسلام آج سے تیرہ سو برس قبل کے لوگوں کے لئے بالخصوص عرب کے بدوں کیلئے موزوں تہا - کسی کو اسکی دقت پڑی ہے کہ ٹیبل اور کرسی پر بیٹھکر چند مہوشوں کے ساتھ بیٹھ کر نمازیں اور اکیلے جائیں اوٹھنا بیٹھنا جھکنا سجدہ کرنا موجودہ تہذیب فیشن طرز ہو ...

کے خلاف ہے وضو کرنے میں قمیص کی کف خراب ہوتی ہے رکوع کرنے میں تپلون میں سلوٹیں پڑجاتی ہیں پانچ وقت نماز پڑھنے میں وقت ضائع ہوتا ہے اور وہ انسانوں کی وسعت سے باہر ہے اگر برقرار ہی رکھا جائے تو روزہ رکھنے کے درمیان ایک وقت رفرشمنٹ کی غرض سے بچہ بوتلیں اڑائی جائیں حج کو جانا اور دور و دراز ملک کا سفر کرنا وہ بھی ایسا ملک کہ جہان نہ تھیٹر ہیں نہ اعلی درجہ کے کلب ہیں نہ پری وش لیڈیاں ہیں نہ سیر وتماشا ہے نہ بال پارٹی ہے - سوائے اسکے اور کچھ بھی نہیں کہ ان وحشیوں کی طرح برہنہ سر ننگے پیر برہنہ تن عرب کے ریگستانوں کی بادیہ پیمائی کیجائے کچھ حاصل نہیں اسکی جگہ یہ ہونا چاہیے کہ سال میں ایکدفعہ قومی تھیٹروں اور تماشا گاہوں کی زیارت کیجائے بس العداللہ خیر صلاح الغرض جتنی منہ اوتنی باتیں ہیں اور جتنے سر اوتنا سودا ہے اور اسطرح اسلام کے زریں اصول حقوق اللہ وحقوق العباد کو بگاڑ کر ایک نئے پیراے میں ہمارے سامنے پیش کیا جاتا ہے -

الحاصل تیرہ سو برس کے بعد زمانہ کے مرور نے عام طور پر مسلمانوں کو اور انکے اعتقادات وخیالات کو کچھ ایسا محرف ومبدل سا کر دیا ہے کہ کچھ کہا نہیں جاسکتا نہ ان میں وہ اگلی حمیت ہے نہ غیرت ہے نہ اسلامی محبت واخلاص ہے نہ اس کی راہ میں جوانمردی ہے - نہ اشاعت اسلام میں سرگرمی ہے دین نہ سہی دنیا ہی اچھی ہوتی مگر بدقسمتی سے اسمیں بھی ساری قوموں سے پیچھے پڑے ہوے ہیں موجودہ سائنٹفک تہذیب و فلسفہ کے مطیع ہوے تھے تو چاہیئے تھا کہ اپنے ہم جنس قوموں دنیا کی موجودہ سوسائٹیوں میں انہیں صدر کی جگہ نہ ملتی تو پائین بزم میں ہی نہ بیٹھتے مگر غور سے دیکھیے تو معاملہ بالکل برعکس ہے اسلام اور اُس کے اہم اصول سے اگر ایک گونہ قطع تعلق کرنا چاہا تھا تو اوس سے بیزاری بھی ظاہر کی تھی اپنے یگانوں سے علیحدہ ہوکر غیروں کو اپنا مددگار سمجھا تھا - مشرق سے توڑ کر مغرب کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑا تھا تو چاہیئے تھا کہ اوسکا اونہیں کوئی ثمرہ ملتا دنیاوی جاہ وجلال میں سب سے زیادہ نہ سہی تو کسی سے کم ہی نہ دکھائی دیتے - یورپ کے بری دشوں کے سائے کا کچھ سایہ پڑتا چہرے پر کچھ آب وتاب نورانیت آجاتی مگر ہاے بدقسمتی ان رہ گم کردگان صراط مستقیم کی کہ باوجود اسقدر سخت تگ ودو کے بھی منزل مقصود تک نہ پہونچ سکے کچھ آگے تو بڑھے مگر سخت حیران وششدر رہ گئے اور اول ہی قدم پر ناکامی ونامرادی اپنا جلوہ دکھلانے لگی ع نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادہر کے رہے نہ ادہر کے رہے

یہ ایک مختصر سا خاکہ ہمارے مسلمان بھائی اور انکی ضعف وناتوانی انکی زبون اور ناگفتہ بہ حالتوں کا مگر ساتھ ہی اسکے خدا کی قانون قدرت میں یہ بات داخل ہے کہ وہ کسی چیز کو ایک خاص محدود حالت پر نہیں رہنے دیتا اور ہر وقت دنیا ومافیہا کو مختلف تبدیلیوں میں ڈالے رہتا ہے - ابھی جاڑا ہے تو تھوڑے دنوں میں گرمی آئیگی موسم گرما ہے تو برسات آئیگی رات ہے تو دن آئیگا خزاں ہے تو بہار آئیگی - اسطرح دنیا اور اسکی چیزیں مختلف تبدیلیوں میں ڈالی جاتی ہیں اور اپنا رنگ وروپ بدلتی رہتی ہیں جب رات کی تاریکی انتہائی درجہ کو پہنچ جاتی ہے چاند مخلوق کی نظروں سے اوجھل ہوکر لوگوں کو اپنی دیدار کے لئے بے چین وبے قرار کر چھوڑتا ہے جب حرارت وتمازت آفتاب اپنے انتہائی نقطہ تک آنکر مخلوق خدا کو بے آگ کے جلانے لگتی ہے تو خدا تعالی محض اپنے فضل سے انسان کی بے چینی کو دفع کرنے اور اسے راحت وآرام پہونچانے کا سامان مہیا کرتا ہے یعنی ماہتاب وباران کے ذریعہ آنکھوں کو نور دل کو ٹھنڈک بخشتا ہے -

یہی حال ہے قومی ترقی وادبار کا کہ جب کسی قوم پر ادبار کا ہجوم ہوتا ہے یہانتک کہ اوسکی کوئی حد نہیں رہتی تو خدا تعالی اپنے فضل ورحم سے اُس قوم کی ترقی کے اسباب جمع کرتا ہے ان اسباب کی طرف اس قوم کی رہنمائی کرتا ہے تاکہ وہ ترقی کرے نیچر کا قانون جسمانیات کے ساتھ محدود نہیں بلکہ روحانیت کا بھی بجنسہ یہی حال ہے غرض روحانی اصلاح کے متعلق خدا تعالی کا یہی دستور ہے کہ جب کسی قوم پر ادبار گھیر لیتا ہے روحیں خدا سے دور جا پڑتی ہیں - حقوق اللہ وحقوق العباد لوگوں سے جاتی رہتی ہے کتاب اللہ کو لوگ پس پشت ڈال دیتے ہیں - انکی اخلاقی حالت ناگفتہ بہ ہوجاتی ہے نہ چھوٹوں میں ادب رہتا ہے نہ بڑوں میں رحم نہ عزیزوں میں لحاظ رہتا ہے نہ بزرگوں میں مہربانی رہتی ہے ایک دوسرے کو کاٹ کھانے کے لئے بھیڑئے کی طرح دوڑنے لگتے ہیں فساد - عناد - باہمی جنگ ومخالفت کی آگ خوب مشتعل ہوجاتی ہے تو انکی بگڑی حالت کو سنوارنے - برائیوں کو دفع کرکے ان میں وحدت کی روح پھونکنے دین کی راہ پر چلانے - دین کے ساتھ شوق وذوق پیدا کرنے اسکی راہ میں قربان ہونے اسکے علاوہ اور ضروری امور کے متعلق توجہ دلانے کے واسطے خدا تعالی کوئی سامان مہیا کرتا ہے اور کسی ایسے وجود کو اس اصلاح طلب قوم میں امام بناکر بھیجتا ہے جو اپنے اخلاق فاضلہ حسن عقیدت - تقوی - قوت ایمانی صبر واستقامت کا نمونہ دکھلا کر لوگوں کی اصلاح کرتا ہے -

اللہ تعالی کی ہستی اسکی رحمت ورحمانیت وربوبیت عامہ کو تسلیم نے اس کے پاک کلام پر ایمان لانے اور اس کے احکامات کو ماننے کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب خدا تعالی رب ہے یعنی کائنات عالم کے سارے مکونات کی ہر قسم کی تربیت وہی کرتا ہے مختلف زمانوں اور مختلف ملکوں میں انبیا کو اور اُن کے بعد ائمہ ومجددین کو مبعوث فرماکر اصلاح کرتا ہے پس ایسے وقت میں کہ جب مسلمانوں کی کشتی سخت گرداب میں پڑ گئی ہے اور قومی جہاز گویا غرق ہونیکو ہے آیا اوس نے اپنی رحمانیت وربوبیت کے رو سے اور اپنے ان وعدوں کے رو سے جو اسی نے اپنے کلام میں فرمائے ہیں کسی امام کو اصلاح امت کے غرض سے بھیجا ہے یا نہیں اگر بھیجا ہے تو وہ کون ہے ؟ باقی آیندہ

راقم - ابو الفتح بہاگلپوری (احمدی) (از الہ آباد)

چکڑالوی راستبازی کا نمونہ

میں دو اشاعتوں میں چکڑالوی راستبازی کا نمونہ ان واقعات کو پیش کرکے جو شیخ محمد چٹو صاحب نے شایع کئے ہیں دکھلا چکا ہوں اب میں چاہتا ہوں کہ اصل واقعات کو شایع کر دوں - مگر اتنا میں اور کہنا چاہتا ہوں کہ شیخ صاحب کے اس سفر کی غرض تلاش حق ہرگز نہیں تھی ورنہ اُس پیرانہ سالی میں اور ایسی حالت میں کہ اب

انہیں کوئی کام بقول انکے نہیں یہہ ضروری تہا کہ وہ ایک عرصہ تک یہاں رہتے اور فائدہ اُٹہاتے۔ علاوہ بریں خود انہوں نے لکہدیا ہے کہ وہ بخاطر اپنے پوتے حکیم محمد حسین قریشی کے آئے تہے۔ مجھے افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ طلب حق کیلئے سفر کرنے کی اس **پیر فرتوت** کو پہلے ہی سے مناسبت معلوم نہیں ہوتی بلکہ میں **احمدی قوم** اور مسلمان پبلک کے حافظہ کو ایک خاص واقعہ سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں اور جہانتک میرا علم ہے وہ صحیح واقعہ ہے اگر غلط ہو تو شیخ محمد چٹو صاحب اسکی تردید کریں ڈسمبر سنہ ۱۹۰۳ء میں جبکہ شیخ محمد چٹو صاحب اہلحدیث تہے اور چکڑالوی کا خرقہ خلافت آپ کو نہیں ملا تہا انہیں ایام میں شیخ صاحب کے داماد مولوی رحیم بخش صاحب چینیانوالی مسجد کے امام تہے۔

حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے تعطیلات دسمبر پر احباب کو جمع ہونے کے لئے اعلان کیا گیا۔ شیخ صاحب نے داماد صاحب سے جہٹ فتوی لیا کہ ایسے جلسہ پر جانا اور سفر کرنا کیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ خسر صاحب مستفتی تہے اور داماد صاحب مفتی جو فتوی ایسی حالت میں شیخ صاحب کو بکار تہا مل گیا اور انہوں نے اس سفر کو **معصیت**۔ **بدعت** وغیرہ لکہدیا لیکن جب حضرت اقدس نے اس فتوی کی حقیقت کہولی اور قیامت کی **نشانی** والا اعلان شائع کیا اور مفتی صاحب کے اخراجات سفر دینے کے وعدہ پر قادیان بلایا تو پچیس ہزار روپیہ وقف کرنے والے شیخ صاحب طالب حق اور انکے داماد صاحب خدا جانے کس گوشہ میں دبک رہے اس واقعہ کے بیان کرنے سے میری غرض یہہ ہے کہ معلوم ہو جاوے کہ آپکی **طلب حق** کا دعوی کہانتک راستی پر مبنی ہے مجھے شیخ صاحب کی حالت پر بہت ہی افسوس آتا ہے کہ انہوں نے اپنی باگ ایک **نوجوان سیاح** کے ہاتھ میں دیدی اور انہوں نے رسالہ کے ذریعہ شیخ صاحب کو ایسے پیرایہ میں پیش کیا جسے پڑہ کر وہ خود ہی شرمندہ ہوتے ہونگے کہ کیا ایسے **پیر فرتوت** کی متانت اور **ثقاہت** کا یہی تقاضا تہا کہ وہ بازاری اصطلاحوں میں کلام کرے۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔

اب ناظرین کو میں اصل واقعات سنانا چاہتا ہوں۔

۱۴۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء کی صبح کو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام یہہ معلوم کرکے کہ لاہور سے شیخ محمد چٹو آئے ہیں اور احباب بہی آئے ہیں محض اپنے خلق عظیم کی بنا پر باہر نکلے۔ غرض یہہ تہی کہ باہر سیر کو نکلیں گے احباب سے ملاقات کی تقریب ہوگی۔

چونکہ پہلے سے لوگوں کو معلوم ہوگیا تہا کہ حضرت اقدسؑ باہر تشریف لائینگے اسلئے اکثر احباب چہوٹی مسجد میں موجود تہے اور میں خود بہی موجود تہا۔ جب حضرت اقدس اپنے دروازہ سے باہر آئے تو معمول کے موافق خدام پروانہ وار آپ کی طرف دوڑے۔ آپؑ نے شیخ صاحب کی طرف دیکہکر بعد سلام مسنون فرمایا۔

حضرت اقدسؑ۔ آپ اچہی طرح سے ہیں آپ تو ہمارے پرانے ملنے والوں میں ہیں

بابا چٹو۔ شکر ہے۔

حضرت اقدسؑ (حکیم محمد حسین قریشی کو مخاطب کرکے) یہہ آپ کا فرض ہے کہ انکو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو انکے کہانے اور ٹہرنے کا پورا انتظام کردو جس چیز کی ضرورت ہو مجھے کہو اور میاں نجم الدین کو تاکید کردو کہ انکے کہانے کیلئے جو مناسب ہو اور یہہ پسند کریں وہ طیار کرے۔

حکیم محمد حسین۔ بہت اچہا حضور انشاء اللہ کوئی تکلیف نہیں ہوگی

حضرت اقدسؑ (بابا چٹو کو خطاب کرکے) آپ تو مسافر ہیں روزہ تو نہیں رکہا ہوگا؟

بابا چٹو۔ نہیں مجہے تو روزہ ہے میں نے رکہ لیا ہے۔

حضرت اقدسؑ۔ اصل بات یہہ ہے کہ قرآن شریف کی رخصتوں پر عمل کرنا بہی **تقوی** ہے خدا تعالے نے مسافر اور بیمار کو دوسرے وقت رکہنے کی اجازت اور رخصت دی ہے اسلئے اس حکم پر بہی تو عمل رکہنا چاہئے میں نے پڑہا ہے کہ اکثر اکابر اسطرف گئے ہیں کہ اگر کوئی حالت سفر یا بیماری میں روزہ رکہتا ہے تو یہہ **معصیت** ہے کیونکہ غرض تو اللہ تعالی کی **رضا** ہے نہ اپنی مرضی اور اللہ تعالی کی رضا فرمانبرداری میں ہے جو حکم وہ دے اوسکی اطاعت کی جاوے اور اپنی طرف سے اسپر حاشیہ نہ چڑہایا جاوے۔ اس نے تو یہی حکم دیا ہے **فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر** اس میں کوئی قید اور نہیں لگائی کہ ایسا سفر ہو یا ایسی بیماری ہو میں سفر کی حالت میں روزہ نہیں رکہتا اور ایسا ہی بیماری کی حالت میں چنانچہ آج بہی میری طبیعت اچہی نہیں اور میں نے روزہ نہیں رکہا۔ چلنے پہرنے سے بیماری میں کچہ کمی ہوتی ہے اسلئے باہر جاؤنگا کیا آپ بہی چلیں گے؟

بابا چٹو۔ نہیں میں تو نہیں جاسکتا آپ ہو آئیں۔ یہہ حکم تو بیشک ہے مگر سفر میں کوئی تکلیف نہیں پہر کیوں روزہ نہ رکہا جاوے۔

حضرت اقدسؑ۔ یہہ تو آپکی اپنی رائے ہے قرآن شریف نے تو تکلیف یا عدم تکلیف کا کوئی ذکر نہیں فرمایا۔ اب آپ بہت بوڑہے ہوگئے ہیں۔ زندگی کا اعتبار کچہ نہیں انسان کو وہ رہ اختیار کرنی چاہئے جس سے اللہ تعالی راضی ہوجاوے۔ اور صراط مستقیم ملجاوے۔

بابا چٹو۔ میں تو اسی لئے آیا ہوں کہ آپ سے کچہ فائدہ اوٹہاؤں اگر یہہ راہ سچی ہے تو ایسا نہ ہو کہ ہم غفلت ہی میں مرجاویں

حضرت اقدسؑ۔ ہاں یہہ بہت عمدہ بات ہے میں تہوڑی دور ہو آؤں آپ آرام کریں۔ (یہہ کہکر حضرت اقدسؑ سیر کو تشریف لیگئے اور جلدی واپس تشریف لے آئے۔)

پہر قبل ظہر حضرت اقدسؑ احباب کی خاطر باہر تشریف لائے سب سے پہلے خواجہ صاحب نے محض نصحاً للہ دو بہائیوں کی **باہم** کشیدگی کا ذکر کیا جسپر حضرت اقدسؑ نے ایک مختصر سی تقریر فرمائی جو سال گذشتہ کے الحکم میں چہپ چکی ہے اس تقریر کے دوران ہی میں شیخ صاحب بہی تشریف لے آئے اور جب حضرت اقدس کو اپنی طرف متوجہ پایا تو پہر آپ سے سلسلہ کلام شروع کیا وہ مکالمہ درج ذیل ہے۔

بابا چٹو۔ قرآن سے اپنا دعوی پیش کریں (ایک اہل قرآن کے منہ سے قرآن کریم کا لفظ جس قسم کی اجنبیت سے نکلا ہوا معلوم ہوتا ہے وہ ناظرین کے خاص نوٹس کے قابل ہے ایڈیٹر)

حضرت اقدسؑ۔ میرا دعوی انہیں دلائل سے ثابت ہے جن سے قرآن شریف خدا تعالے کا کلام ثابت ہوتا ہے۔ پس پہلے آپ یہہ بتائیں کہ آپ نے قرآن شریف کو کیوں مانا ہے؟ جو طریق آپ پیش کریں گے اسی طرح پر میرا دعوی ثابت ہوجائیگا۔

بابا چٹو۔ قرآن کو تو اسی طرح مانا ہے جسطرح خدا کو مانا ہے۔

حضرت اقدسؑ۔ آخر وہ صورت بہی تو آپ بتائیں کہ کسطرح مانا ہے؟ خدا تعالی کو اپنی قدرتوں سے شناخت ہوا ہے مگر قرآن شریف کے ماننے کے وجوہات آپکے پاس کیا ہیں نرا زبان سے کہدینا کہ میں اسکو

خداتعالی کا کلام مانتا ہوں دوسرے کی تسلی کا موجب تو نہیں ہوا کرتا
ہر نبی اور رسول جو خداتعالی کی طرف سے مامور ہو کر آیا کرتا ہے
وہ بھی اپنے صدق دعوے کے دلائل اور نشانات رکھا کرتا ہے
تو بھی اگر مجھے کہنے ہی پر ماننے والے ہوں تو پھر دلائل کیوں پیش کیے جائیں
اسلئے دلائل ہوتے ہیں مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ لوگ نری
منقولی باتوں کے محتاج نہیں ہوتے بلکہ اللہ تعالی انکی سچائی
کے لئے انکی تائید میں خارق عادت نشانات ظاہر فرماتا ہے
پھر ان نشانات سے بھی فائدہ اٹھانے والے سب نہیں ہوتے۔
کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کے دلائل کچھ تھوڑے تھے؟
مگر پھر بھی یہودیوں اور عیسائیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ)
جھوٹا ہی کہدیا۔ انکی تو کتابوں میں بھی آپ کی پیشگوئیاں موجود تھیں اسی
طرح پر میری سچائی ثابت ہو سکتی ہے لیکن اس کے لئے اصل اور
آسان راہ وہی ہے جو آپ ان دلائل کو پیش کریں جن سے آپنے
قرآن شریف کو قبول کیا ہے (حضرت حجۃ اللہ اسی طرز پر کلام
فرما رہے تھے کہ باباچٹو نے اپنی عمر اور آداب مجلس کا کچھ بھی لحاظ
نہ کر کے آپکا قطع کلام کیا اور درمیان ہی میں بول اٹھے کہ

مجھے بھی علم ہو سکتا ہے کہ سب نبیوں پر قرآن نازل ہوا تھا

تعجب کی بات ہے کہ سوال کچھ اور ہے حضرت اقدس ایک اصل
مستحکم پیش فرما رہے ہیں اور آپ کچھ اور ہی جواب دیتے ہیں
سخن فہمی جناب والا معلوم! (ایڈیٹر)

حضرت اقدس - اب آپ نے ایک اور دعوی کر دیا۔ اچھا
آپ یہ تو بتائیں کہ کوئی دعوی بلا دلیل تو نہیں ہوا کرتا۔ آپ یہ
امر ثابت کریں کہ یہودی جو اسوقت موجود ہیں وہ توریت کا دعوی
کرتے ہیں یا قرآن شریعت کا۔ اور قرآن شریف انپر توریت کے
ذریعہ اتمام حجت کرتا ہے یا نہیں؟ ایسا ہی عیسائیوں کے
پاس انجیل موجود ہے کیا وہ اس انجیل کو پڑھتے ہیں یا قرآن
شریف کو؟ آپکے اس دعوی کا کیا مطلب ہے اور اسکا کیا ثبوت
ہے کہ کیا یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس توریت اور انجیل کے
سوا یہ قرآن بھی تھا؟

باباچٹو - نہیں انکے پاس تو قرآن تو نہ تھا مگر نماز۔ روزہ۔ حج
زکوۃ وہ بھی کرتے تھے۔

حضرت اقدس پھر کیا اس سے یہ ثابت ہوا کہ انپر بھی قرآن شریف
اترا تھا۔ یہ تو سچ ہے کہ بعض احکام مشترکہ چلے آئے ہیں اور بعض احکام
ایسے ہوتے ہیں کہ ایک امت اور قوم کے لئے خاص ہوتے ہیں جیسے
یہودیوں میں اونٹ کا گوشت کھانا یا بیت المقدس کی طرف منہ کر کے
نماز پڑھنا اور ابھی بہت سے احکام ایسے دونوں قوموں میں ہیں جو
انکے لئے مخصوص تھے۔ انبیا علیہ السلام کی تعلیم وقت اور موقع
کے حسب حال ہوتی ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت
چونکہ ہر قسم کے فساد کمال تک پہونچ چکے تھے۔ اسلئے انکی اصلاح
کے لئے جو تعلیم دی گئی وہ **کامل** تھی یہی وجہ ہے کہ خاتم الکتب
قرآن مجید نازل ہوا۔ اور آپ پر نبوت ختم ہو گئی حضرت اقدس اسی امر
پر ہی لمبی تقریر کرنا چاہتے تھے مگر افسوس باباچٹو کی عجلت نے پھر
انہیں قطع کلام پر دلیر کر دیا اور جھٹ بول اٹھے کہ

میں چاہتا ہوں کہ بیعت سے محروم نہ ہوں

(اس اثنا میں جو لوگ وہاں موجود تھے وہ حلفاً کہہ سکتے ہیں سید محمد یوسف صاحب
اندر ہی اندر پیچ و تاب کھا رہے تھے اور وہ جذبے در شکم ماندہ بیحد و بیرون
نکلے آید کا زبان حال سے اظہار کرتے تھے ایڈیٹر)

حضرت اقدس یہ تو خداتعالی کے فضل پر موقوف ہے وہ جسکو چاہے
ہدایت دے۔ یہ میرا کام نہیں ہاں میں اپنی **سچائی** کا ثبوت دے سکتا
ہوں اور ایسا ثبوت دے سکتا ہوں جو انسانی طاقت سے بالاتر ہو۔
اور جسکی نظیر پہلے انبیاء اور رسلین کے سوا نہ ملتی ہو۔

باباچٹو ہاں ٹھیک ہے۔

حضرت اقدس پھر قصہ مختصر ہے۔

یہ جملہ بالطبع چاہتا ہے کہ حضرت اقدس اب اپنے ثبوت دعوی پر دلائل
بیان کریں مگر سید محمد یوسف صاحب جو جذبہ اندر ہی اندر دکھ رہے تھے
تھی وہ باہر نکلے بغیر رہ نہیں سکتی تھی۔ اور انکا مقصد یہ معلوم ہوتا کہ آخر
جبہ و دستار کی فضیلت جاتی رہیگی اگر اس موقع پر انہوں نے
کلام نہ کیا اسلئے وہ بے اختیار ہو کر بولے۔

باباصاحب آپ کا سوال نہیں سمجھے میں جواب دیتا ہوں۔
اسپر باباچٹو نے کہا کہ ہاں مولوی صاحب بیان کریں گے اس لئے حضرت
اقدس نے فرمایا کہ انکو اختیار ہے کہ یہ بیان کریں۔ باقی آئندہ

ڈائری

(۲۷ - جنوری)

آج حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام مع احباب بوقت صبح باہر سیر کو
تشریف لیگئے راستہ میں آریوں کے تعصب اور اُن نشانات بینات الٰہی کا ذکر
ہو جو خداتعالے نے انکو دکھائے اور پھر بھی اپنی ضد پر اڑے رہے ہیں۔
سلسلہ کے ساتھ مصری لوگوں کی دلچسپی و توجہ کا ذکر ہوا کہ وہ لوگ حضور
کی تصانیف چاہتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ عربی کتابوں کی کثیر تعداد انکو
ارسال کیجاوے۔ تھوڑے دور گئے تھے کہ حضرت اقدس کو طبیعت میں
ناسازی معلوم ہوئی اور واپس لوٹ آئے۔
واپس آتے ہوئے کتاب صحیح بخاری کا ذکر ہوا کہ اب بہت سستی ہو گئی ہے
ایک زمانہ میں صدہا روپیہ سے نہ ملتی تھی اور آجکل صحیح بخاری مصر کی
چھپی ہوئی اڑہائی روپیہ سے مل سکتی ہے۔
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا بخاری نے وفات
مسیح پر زبردست دلائل پیش کئے ہیں۔ متوفیک کے معنی ممیتک کے لکھے
اور پھر اسی پر بس نہیں کی بلکہ بطور تظاہر آیات وفات مسیح کیلئے آیت
فلما توفیتنی کو پیش کیا اور وہ حدیث بھی جس میں نبی علیہ السلام نے اپنے متعلق آیت فلما توفیتنی فرمائی اور اسمیں توفیتنی کے معنی وفات کے ظاہر فرمائے۔

* فٹ نوٹ اس جگہ شاید کوئی یہ سوال کرے کہ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں
جو کوئی دلیل نہیں پوچھتے جیسے مثلاً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
مجرد دعوی کو سنتے ہی تسلیم کر لیا۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ فطرت کی اعلی
درجہ کی پاکیزگی اور محبت بھی صدق کی دلیل ہے لیکن اسمیں بھی مامور کی
سچائی کی دلیل ضرور ہوتی ہے مثلاً حضرت ابوبکر صدیق کیلئے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی راستبازی اور آپ کی بے لوث اور مطہر زندگی کیا کم دلیل تھی؟
وہ خوب جانتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شروع ہی سے کس قسم کی
بے عیب زندگی بسر کر رہے تھے اور قوم و قبیلہ میں مسلّم راستباز
اور امین تھے۔ پھر جس شخص نے کبھی کسی انسان پر افترا
نہیں کیا اور جھوٹ نہیں بولا وہ اللہ تعالی پر کیونکر افترا کر سکتا
ہے؟ پس اگرچہ یہ سچ ہے کہ صدیق اکبر نے کوئی دلیل نبوت
نہیں پوچھی مگر اس میں کوئی کلام نہیں کہ وہ آنحضرت کے وجود
باجود کو آیۃ اللہ دیکھتے اور یقین کرتے تھے اور آپکے پاس مجالس
بلکہ زندگی کے تمام واقعات بطور دلائل موجود تھے۔ ایڈیٹر)

احمدی سلسلہ کی ترقی مصر میں

اللہ تعالیٰ قادر مطلق کی عجیب شان ظہور میں آرہی ہے اور اسکی پیشگوئیوں کے پورا ہونے سے اوسکی ہستی کا بیّن ثبوت ملتا ہے۔ کتاب براہین احمدیہ جو قریباً تیس سال کی تالیف کی ہوئی ہے اور قریباً ۲۰ سال سے چھپ چکی ہے اوس میں خدا تعالیٰ کا کلام جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوا ہے یوں لکھا ہے **فحان ان تعان وتعرف بین الناس یأتون من کل فج عمیق ویأتیک من کل فج عمیق** یعنی وہ وقت قریب چلا آتا ہے کہ تیری مدد کیجائیگی اور لوگوں میں تجھے مشہور و معروف کیا جائیگا اور دور دراز ملکوں سے لوگ تیرے پاس آوینگے اور دور دراز ملکون سے تیرے پاس تحفے اور خطوط آوینگے جو خبریں خدا نے اپنے کلام میں دی تہیں اونکو پورا کر رہا ہے اس الہام کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود گوشۂ گمنامی میں پڑے تھے اور دنیا کے لوگ آپ سے بالکل ناواقف تھے اور اب وہ وقت ہے کہ خدا تعالیٰ اس پیشگوئی کو پورا کر رہا ہے اور دور دراز ملکوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سلسلہ کی شہرت اوس نے کر دی ہے اور خود دلوں کو کھینچکر اس سلسلہ میں باندھ رہا ہے جو لوگ کہتے تھے کہ ہم اس سلسلہ کی ترقی کو روک دینگے وہ سوچیں اور اب دیکھئے وقت ہے کہ خدا کے قہری ہاتھ سے ڈریں ؎

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے ؛ جب آتی ہے تو اک عالم کو دکھلاتی ہے
کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے ؛ کبھی ہو کر وہ آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے
غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے ؛ بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

خدا تعالیٰ اپنی ہستی اور اپنے اوس کلام کا جو اوس نے حضرت مسیح موعود پر نازل فرمایا تھا پورا ثبوت دے رہا ہے اور اوسکے پورا کرنے سے اس پر اپنی مہر لگا رہا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی پر جو کلام نازل ہوا تھا وہ میرا کلام ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی میرا رسول ہے۔ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۷ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک خط ملک مصر اسکندریہ سے آیا ہے جس میں کاتب نے سلسلہ احمدیہ کے ساتھ مصری لوگوں کی بڑی دلچسپی ظاہر کی ہے چنانچہ وہ خط ذیل میں مع ترجمہ درج کیا جاتا ہے وهو هذا

الی ذی الجلال والاحترام المسیح الموعود میرزا غلام احمد القادیانی الهندی الفنجابی

عقب التحیة لقد کثرت اتباعکم فی هذه البلاد وصارت عدد الرمل والحصاء مما الشیء نموه من تعالیمکم التی سرت فی نتشار الامن کالفاظه امنه من الطغیان فلم یبق احد الا و عمل بآرائکم واتبع افکارکم وقد طلب منا الکتب ان ابعث الیکم لطلب نسخ منها الفتموه من الالهام لاجل الاطلاع علیه والعمل بمقتضاها والسلام کاتب احمد زهری بدر الدین

ترجمہ بحضور۔ بزرگی اور عزت والے مسیح موعود میرزا غلام احمد قادیانی ہندی پنجابی کے بعد تحفہ دعا و سلام کے معروض ہے کہ آپکی پیروی کرنے والے ان شہروں میں بہت ہوگئے ہیں اور آپکی شائع تعلیم سے جو امن کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور سرکشی سے روکتی ہے آپکے اعتقادات اور مسائل ریت اور سنگریزوں کی طرح بکثرت ہوگئے ہیں کوئی ایسا فرد باقی نہیں رہا جو آپ کی رائے پر عمل نہ کرے اور ہم سے آپ کی کتابیں طلب کی جاتی ہیں اور مجھے تاکید کی گئی ہے کہ آپ کو لکھوں کہ آپ ہمیں اپنی تالیف کردہ کتابیں ارسال فرما دیں تا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ پر اپنے الہام سے ظاہر فرمایا ہے اوس پر ہمیں اطلاع ہو اور اوسکے موافق عمل کیا جاوے

کاتب احمد زہری بدر الدین۔ اسکندریہ

نشان زلزلہ کا ایک اور ظہور

اللہ تعالیٰ کی قہری تجلیوں کا ظہور مختلف صورتوں میں اطراف عالم میں ہو رہا ہے اور وہ بر وقت ان مصائب کی کوئی توجیہہ نہیں کر سکتے۔ ابتدا جب خدا کے مامور نے اللہ تعالیٰ کے اعلام و الہام سے نذیر ہو کر ان آفتوں سے ڈرایا تو بیباک طبیعتوں نے اسکو ہنسی میں اڑا دیا لیکن خدا کی باتیں پوری ہو کر رہتی ہیں جس طرح پر خدا کے مامور نے کہا تھا ؎

ہر طرف یہ آفت جاں ہاتھ پھیلانے کو ہے

اسی طرح پر اسکا ظہور ہوا۔ سان فرانسسکو کے زلزلہ کی تباہی کچھ کم نہ تھی کہ اب جمیکا نام جزیرہ کے دار الحکومت شہر کنگسٹن کو زلزلہ نے تباہ کر دیا ہے یہ جزیرہ سلطنت برطانیہ کا ایک حصہ ہے اور امریکہ کے جوار میں واقع ہے اسکا رقبہ ۴۲۰۰ میل مربع ہے اور آبادی ۷۴۲۹۵۸ نفوس کی ہے جس میں بیس ہزار گورے اور باقی کالے اور دوغلے ہیں۔ کنگسٹن پر جو تباہی زلزلہ کے سبب آئی ہے اوسکے حالات اخباروں میں پڑھ کر سنسنی پیدا ہوتی ہے یہ زلزلہ ایسا کہ عذاب الٰہی کی سنت ہے بغتةً آیا اور شہر کی بربادی کا موجب ہوا ۲۰۔ جنوری تک جو خبریں بذریعہ تار موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سات سو لاشیں نکل چکی ہیں ایک ہزار اور ملبہ کے نیچے دبے ہوئے ہیں تین ہزار زخمی ہیں جن میں سے ایک ہزار سخت مجروح ہیں جو تار لنڈن میں شائع ہوئی۔ اسکا ترجمہ درج ذیل ہے

جمیکا کا زلزلہ اور شہر کنگسٹن کی بربادی۔ کنگسٹن دار الخلافہ جمیکا میں پیر کے روز زلزلہ آیا۔ خبریں بہت کم اور وہ بھی متضاد آتی ہیں مسٹر ہامر گرین ڈومبر پارلیمنٹ دفتر نو آبادیات کو اطلاع دیتے ہیں کہ شہر بالکل برباد ہو گیا ہے اور سر جیمز فرگیوسن سابق وزیر مر گیا ہے۔ مگر اور آدمی برٹش امریکن یا کنڈین ہلاک نہیں ہوئے ہیں۔ گورنر سر الفریڈ جونز کی مدد سے معاملات کو ترتیب دے رہے ہیں۔ مسٹر گرین ووڈ کے پیغام سے وہ اضطراب دور ہو گیا ہے جو ایک مشہور گروہ کی بابت جو زراعت اور ہنر کی کانفرنس میں شریک ہونے کو گئے تھے انمیں ارل و کاؤنٹس آف دوڈلی ممبران پارلیمنٹ از ملٹ فاسٹر ہنی کر ہیٹن۔ اور جیسی کالنگز مسٹر ہال کیں اور دے کا ونٹ وغیرہ تھے۔ **نقصانات** بعد کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ نقصان پانسو سے زیادہ نہیں ہوگا۔ زخمیوں کی تعداد کئی سو اندازہ کیجاتی ہے۔ شفاخانے مجروحین سے بھرے ہوئے ہیں **آتشزدگی** زلزلہ کے بعد آتشزدگی واقع ہو گئی ہے اسی طرح شہر کنگسٹن میں آگ لگی مگر ایک چھوٹے حصہ تک محدود رہی۔ منگل کو تمام دن آگ بجھانے کی کوشش ہوتی رہی بڑے بڑے ہوٹل اور مشہور عمارات برباد ہو گئیں اور طرح سے آتشزدگی ڈاکیارڈوں تک محدود رہی۔ بعد کی خبر) ایک سرکاری مراسلہ میں جسپر کوئی تاریخ نہیں ہے تصدیق کی گئی ہے کہ منگل کے دن ایک سخت زلزلہ آیا بعد ازاں آگ لگ گئی مگر وہ ایک شہر کے ایک ہی حصہ تک محدود رہی کیمپ ہسپتال برباد ہو گیا تیس آدمی مر گئے۔ میجر ہارڈی میں سخت مجروح ہوئے۔ جنرل ہسپتال میں تین سو آدمی مجروح موجود ہیں سوائے سر جیمس فرگیوسن کے باقی تمام کاٹن ڈیلیگیٹ محفوظ ہیں اور ایک جہاز ہر بندرگاہ کنگسٹن میں ہیں مجروحین اور مردوں کی تعداد اب تک صحیح طور پر معلوم نہیں ہوئی ہے شاہی ڈاک کی جہاز ران کمپنی کہتی ہے کہ اوسکا سپرنٹنڈنٹ مع فنسٹینٹن ہلاک ہو گیا ہے ذو وکیتان بنک ہی مر گیا ہے۔ آگ بجھتی جاتی ہے مرکل بنک ہوٹل اور کیبل آفس تباہ ہو گئے صفحہ بھر لکھنے کے بعد برلیٹ اور مشہور تر رستا کر روز کا ... کو کنگسٹن ... کا حکم ہوا ہے امریکہ کا امیر البحر بھی وہاں جا پہنچا ہے۔ یہ قہری نشان خدا تعالیٰ کی ہستی اور اسکے رسول کی سچائی کا گواہ ہے کاش ہمارے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں التماس

گر قبول افتد زہے عز و شرف

تعلیم نسواں کی اہم ضرورت کو تمام دنیا نے تسلیم کر لیا اور سب قومیں اور فرقے اپنے مذہب و ملت کے مطابق تعلیم نسواں کی سعی کر رہے ہیں مگر فرقہ احمدیہ کی مستورات کیواسطے کوئی طریقہ تعلیم کا نظر نہیں آتا اور نہ ابتک انکے واسطے کوئی خاص انتظام کیا گیا ہے بلکہ اکثروں کو اپنے پاک عقیدہ سے ناواقف اور کفر و شرک کی گندگی میں مبتلا پایا ہے جب تک تعلیم نسواں کی طرف پوری پوری توجہ نہ کیجاویگی عورتیں ہرگز ہرگز راسخ الاعتقاد نہیں ہو سکینگی اور نہ ہی وہ احمدی کہلانے کی مستحق ہیں کیونکہ جو شخص بیعت کے فرائض کو کماحقہ ادا نہیں کرتا وہ کیسے احمدی کہلا سکتا ہے -

مستورات کی بہیانک روتی اور گری ہوئی حالت ہے کہ صوم و صلوٰۃ مطابق حکم خدا اور رسول ہرگز ادا نہیں کرتیں اور انکے فوائد اور برکات سے بالکل بے بہرہ ہیں - مگر اسکا بھاری سبب یہ ہے کہ بالکل جاہل مطلق ناگفتہ تراش رکھا جاتا ہے اور انکو کوئی موقعہ ہی فیض اوٹھانے کا نہیں دیا جاتا - مثلاً اب کے عظیم الشان سالانہ جلسہ سے صرف مرد ہی فیضیاب ہوئے نہ کہ عورتیں - اسی طرح مردوں کو ہدایت لینے او پند و نصایح کے سننے کے اکثر موقعے ملتے ہیں مگر بیچاری عورتوں کے واسطے اتنی ہی تکلیف گوارا نہیں کیجاتی کہ انکو الحکم اور بدر ہی پڑھ کر سنا دیا جاوے - لہذا میں ایک عاجزانہ تجویز احمدی صاحبان کی خدمت میں پیش کرنے کی جرأت کرتی ہوں کہ احمدی خواتین کی ایک انجمن موسوم بہ "انجمن مستورات احمدیہ" قایم کیجاوے جس کے ششماہی یا سالانہ جلسے ہوا کریں جنمیں سکرٹری پریذیڈنٹ اور لیکچرار عورتیں ہی منتخب ہوں اور اُمید ہے کہ اس سے بڑا فایدہ مرتب ہوگا - کیونکہ اصلاح رسوم بد - بدعات اور کفر و شرک دور کرنے کی وعظ و نصیحت ہوگی اور انکو مذہب کے پاک اصول اچھی طرح ذہن نشین کرائے جائینگے - اگر یہ سوال پیدا ہو کہ لیکچر دینگی کون - سو یہ ایک بالکل سہل سی بات ہے - کیونکہ (ماشاء اللہ) احمدی خاتون کو لیکی اور بنت غلام محمد صاحب پھلواری وغیرہ وغیرہ جیسی خاتونیں موجود ہیں جو بخوبی لکچر اور وعظ دے سکتی ہیں - اور جو بہت سی اردو لکھنا پڑھنا جانتی ہوں اپنے شوہروں یا باپوں سے اس جلسہ کے متعلق مضامین بنوا کر پڑھ سکتی ہیں اور پھر رفتہ رفتہ انمیں تعلیم کا شوق ترقی کرتا جائیگا اور خود انمیں لکچر بنانے کی قوت پیدا ہو جائیگی اور جو بالکل ان پڑھ اور اُمّی ہیں انکو اپنے پاک مذہب سے واقفیت ہو جائیگی - لنگر خانہ مہمان خانہ اور مدرسہ کیواسطے چندہ بھی فراہم کیا جائیگا کیونکہ جب مستورات کو قومی ضروریات سے آگاہ نہ کیا جائے تو ان میں کیسے ہمدردی اور احساس پیدا ہو سکتا ہے اور جب تک مرد اور عورتیں متفق ہو کر ایک کام کو نہ بجا لائیں وہ نہیں ہو سکتا کیونکہ عورت اور مرد ایک جسم ہے اور جب ایک حصہ جسم کو معطل اور بیکار چھوڑا جائے تو دوسرا کار نمایاں نہیں دکھا سکتا اور مزید برآں جس شہر میں جلسہ کیا جاویگا وہاں کی مستورات میں تبلیغ ہو جاویگی - اور انکو مذہبی تعلیم کی تحریک

ترغیب دی جاویگی اور جب ان میں تعلیم کا چرچا ہو گیا اور مذہب کے پاک اور خوشنما اصولوں سے واقفیت ہو گئی تو ضرور ہے کہ انمیں خوف خدا پیدا ہو اور راس رب العالمین کی تسبیح و تقدیس میں سرشار ہوں جو قادر اور قیوم ہے کیونکہ جس شخص کو خداوند لایزال کی کامل صفات کا پتہ ہی نہیں اور نماز کے معانی اور حقائق کی کنہ تک پہونچا ہی نہیں کیسے روحانی لذت اور معرفت حاصل کر سکتا ہے اور کیسے صراط مستقیم پر چلنے کی ہدایت پا سکتا ہے کہ بے علم نتواں خدا را شناخت اسواسطے ضروری اور نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم نسواں کی طرف خاصکر توجہ کیجاوے اور مستورات کی حالت ناگفتہ بہ ہو رہی ہے اور برائے نام جماعت احمدیہ میں داخل ہیں درست کیا جاوے حتیٰ کہ انمیں کامل اتقا اور کامل خوف خدا پیدا ہو اور اگر اتنا نہیں کہ وہ رحمٰن کو دیکھ سکیں مگر کم از کم اتنا تو سمجھ لیں کہ خداوند عالم رب العالمین رحمٰن رحیم مالک یوم الدین ہر وقت اور ہر لحظ انکے اعمال و افعال کو دیکھ رہا ہے اور انکے دلی ارادوں تک سے واقف ہے - جب معزز دینی بہنوں اور ماؤں کی یہ حالت ہو جائیگی تو تب ہمیں تسلی ہوگی کہ احمدی جماعت کی مبارک گاڑی سرعت کے ساتھ چلکر معراج ترقی پر پہنچ سکتی ہے ورنہ ایک پہیہ والی گاڑی کا جو حال ہوتا ہے وہ تو نمایاں ہی ہے کسی مزید تشریح بیان کی ضرورت نہیں - خداوند مطلق حیی و قیوم وہ دن جلد لاوے کہ میری محترم دینی بہنیں اس طرف توجہ مبذول کریں اور دنیا کو ثابت کر دکھائیں کہ ایک منظر آیا اور اس نے کیا کر دکھایا - اور ایک مرسل اور منجانب اللہ کی تقریر اور فیوض میں کیا کیا اسرار نہاں ہیں اور جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت قدسی میں کیا اثر ہے اور بعینہ اصحاب کرام کی پاک اور طیب خاتونوں کا نمونہ نظر آ دیے اور منعم علیہ گروہ کہلانے کے مستحق ہو سکیں اور جب بفضلہ تعالیٰ یہ حالت ہو جائیگی تو پھر اولاد بھی انشاءاللہ متقی اور پرہیزگار ہوگی کیونکہ معصوم بچوں کی پرورش آٹھ دس برس کنار مادری میں ہوتی ہے اور اس عرصہ میں ماں کی خو بو ان میں سرایت کر جاتی ہے اس جلسہ سے عظیم الشان فائدہ یہ ہوگا کہ ایک نورانی پودہ بویا جائیگا جو کہ اُگیگا پھیلیگا اور پھولیگا اور دنیا کے ہر حصص میں اپنی شاخیں پھیلائیگا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نقش قدم پر چلنے والی جماعت کو دنیا میں منور کریگا اور دنیا دیکھ لیگی کہ مسیح موعود و مہدی معہود بروزی رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ زمانہ آیا ہوا ہے جسکا ایک خلق کو چودہ سو برس سے انتظار تھا - مرد اور عورتیں ستاروں کی طرح درخشاں نظر آوینگے اور پاک اسلام کا روحانی جھنڈا لہراتا ہوا نظر آویگا اور خلقت بیلخت پکار اٹھیگی کہ یہ خدا کی برگزیدہ جماعت ہے اور نیز اس جلسہ سے احمدی مستورات میں اتحاد و یگانگت اور واقفیت بڑھیگی اور سچی اخوت اور ہمدردی پیدا ہوگی جو کہ اسلام کی بنیاد ہے اور انکو اپنی قوم کی ضروریات پر غور و خوض کرنے کا موقعہ ملیگا - میرے خیال میں عورتوں کی تعلیمی مذہبی عقلی ترقی کا یہی آسان طریقہ ہے کیونکہ عورتوں میں فطرتاً ریس کا مادہ بہت ہے اور جب وہ اپنی چند بہنوں کے علم اور اخلاق کا اعلیٰ نمونہ دیکھیں گی تو انہیں آتش شوق بھڑکیگی اور تعلیم اور مذہب کی طرف میلان ہو جائیگا جو کہ انجمن مذکور کا اصلی مقصد اور مدعا ہے اور جسکی تکمیل کیلئے وقتاً فوقتاً مختلف مقامات میں جلسے مقرر کئے جائینگے اس اہم کام اور تمام خط و کتابت کا کام سرانجام دینے کیلئے ایک سکرٹری کا ہونا ضروری ہے اور میرے خیال میں اس عہدے کیلئے جناب المعہ جناب مولانا حاجی حافظ حکیم نورالدین صاحب یا میری قابل قدر بہن آف گوجرانوالہ نہایت موزوں ہونگی مجھے امید واثق ہے کہ جناب ایڈیٹر صاحب اپنی

زریں رائے کا اظہار فرما کر مشکور و ممنون فرماوینگے اور ہماری حوصلہ افزائی اور بہتری کی تجاویز کے لئے ممد و معاون ہونگے - راقمہ اہلیہ کرم ملک کرم الٰہی

رقیمۂ الوداد بخدمت دوستان احمدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حامداً و مصلیاً

اَیُّھَاالْاَحْبَاب ۔ السلام علیکم ۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ اکثر صاحبوں کو معلوم ہوگا کہ رسالہ الوصیت حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی طرف سے ۱۹۰۶ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اور بعض صاحبان کے پاس پہونچا بھی ہے اغلب کہ اُن صاحبوں نے اوسکا مضمون اکثروں کو تبلیغ کر دیا ہوگا چونکہ اوسکی تعمیل بہت کم ہوئی ہے لہذا امور ستہ ذیل کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے ۔

(۱) رسالہ الوصیت متعلق مقبرہ بہشتی کی اشاعت سے وہ پیشین گوئی مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہوئی ہے جو حدیث نواس بن سمعان میں موجود ہے کہ یُحَدِّثُھُمْ ۔ بدرجاتھم فی الجنۃ یعنی مسیح موعود اپنی جماعت کے لوگوں سے اونکی درجہ جو بہشت میں اونکو عنایت ہونگے بیان کریگا ۔ (منتخب کنز الاعمال و مسلم) اور پہر دیکہو یہ بہشتی مقبرہ عالم کشف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مع اپنی اون نعماء کے جو اوس میں ہیں دکہلایا بھی گیا اور اُسکی نسبت یہ الہام بھی ہوا کہ انزل فیھا کل رحمۃ یعنی اوس میں ہر ایک قسم کی برکت الہی کا نزول ہو چکا ہے اس بیان سے ثابت ہوا کہ رسالہ الوصیت کی اشاعت سے پیشین گوئی مخبر صادق کو جو یحدثھم بدرجاتھم فی الجنۃ ہی پوری ہوئی تھی ۔

(۲) حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر اسوقت تک بطور تعامل کے یہ سنت چلی آئی ہے کہ مسلمان میت کو بعد موت کے قبر میں دفن کیا جاتا ہے اور اس قبر میں اوسکو داخل کرنیکو اللہ تعالی نے انسان کے حق میں اپنی نعمتوں میں سے ایک نعمت شمار کیا ہے کما قال اللہ تعالی ثُمَّ اَمَاتَہٗ فَاَقْبَرَہٗ یعنی پھر اوسکو موت دی تاکہ محن دنیا سے نجات پاکر نعماء ابدی پر دوڑیں داخل ہو اور قبر میں اسکو داخل کیا ظاہر ہے کہ قادیان میں اکثر لوگ اپنے وطنوں کی محبت کو چھوڑکر اور مہاجر ہوکر حسب الہامات مندرجہ براہین کے اصحاب الصفہ میں داخل ہوگئے ہیں اور اکثر لوگ دور دراز ملکوں سے آتے ہیں کہ یاتون من کل فج عمیق اور اکثر تک اقامت ہی کرتے ہیں چونکہ یہ عالم فانی ہے اور اصحاب الصفہ اور نیز مسافرین اور مقیمان میں عام ہے بہانہ موت فوت بھی واقع ہوتی رہتی ہیں کما قیل ؎

بدیں چشمہ چوں ما بسے دم زدند
برفتند چوں چشم برہم زدند

لہذا اس مقبرہ بہشتی کا قادیان میں ہونا ضروری تہا جو کوئی اسکی ضرورت کا انکار کرے وہ میرے نزدیک اوس عرب سے بھی کم عقل ہے جسکا قصہ قرآن مجید پارہ ششم رکوع ۵ میں مذکور ہوا ہے ۔

(۳) حضرت اقدس نے اس مقبرہ کے بہشتی ہونیکے لئے بہی بہت دعائیں کی ہیں اور بعد مستجاب ہونے اون دعاوں کے رسالہ الوصیت متعلق مقبرہ بہشتی لکہا گیا ہے تب اوس مقبرہ بہشتی کے لئے آراضی معلومہ تجویز کی گئی ہے ۔ تعمیل احکام مندرجہ الوصیت کی ہم پر نہایت ضروری ہے تاکہ اون دعاوں میں ہم شامل ہوں ۔

(۴) یہہ وہ سلسلہ احمدیہ ہے جو قیامت تک مخالفین پر غالب رہکر قائم رہیگا جیساکہ مدت چہ سال کا براہین احمدیہ میں مندرج ہیں وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ پس جبکہ تمام کو اپنے چشم خود پورا ہوتے ہوئے دیکھ لیا ہے تو یہ الہام بھی ضرور بالضرور قیامت تک پورا ہوگا اور یہہ تو ظاہر ہے کہ علم ازلی میں اس سلسلہ کا مبدء اور اس چشمہ کا منبع قادیان ہی ٹھیرا ہوا تہا کما فی الاحادیث تو اس مقبرہ کا قادیان میں ہونا ضروری تہا جو قیامت تک قائم رہیگا جو بحمد اللہ تعالی کے افضال مرتب اور ترتیب وار ایک انتظام کے ساتھ واقع ہوتے ہیں لہذا ہماری سعیوں اور کوششوں کا ہونا بھی اولا ضروری ہے تاکہ تم جنات کے مستحق ہو جاؤ ۔

(۵) علاوہ ان امور اربعہ مذکورہ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی جماعت کے احباب صادقین اور غیر صادقین کا امتحان بھی منظور رہے جیساکہ سنت اللہ ہے جو تمام انبیا میں جاری رہی ہے کما قال اللہ تعالی اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْا اَنْ یَّقُوْلُوْا آمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ یعنی کیا لوگ یہ جانتے ہیں کہ صرف آمنا کہنا کافی ہے اور اون کا امتحان نہ کیا جائیگا ۔

(۶) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مقبرہ بہشتی کے ضمن میں اشاعت اسلام کو مقصود اصلی رکہا ہے تاکہ بعد وفات حضرت کے بہی اشاعت اور تائید اسلام کی وقتاً فوقتاً ایسی ہی ہوتی رہیں جیساکہ آپکی حیات میں ہورہی ہیں آپکا مقصود اصلی تو یہی ہے الا ماشاء اللہ اور اس لئے احباب سے یہہ بہی درخواست کی تہی کہ مضمون رسالہ الوصیت کو جہاں تک ممکن ہو اپنے احباب میں ہر ایک صاحب اشاعت کریں اور ضرور کریں اب بعد ان امور ضروریہ کے گذارش ہے کہ ۱۹۰۵ء میں جو تعمیل احکام مندرجہ رسالہ الوصیت کی اشاعت کم ہوئی ہے اس نقصان کے جبر کیلئے تجویز کی گئی ہے کہ رسالہ مذکور دوبارہ طبع ہو اور جن کے پاس رسالہ نہیں پہونچا اونکے پاس بہی پہونچا دیا جاوے بالفعل واسطے تحریک کے اس رقیمۂ الوداد کی اشاعت کی جاتی ہے تاکہ اکثر صاحبونکو اطلاع ہو جائے ۔

(۱) پس بالفعل احباب کو امور ستہ ضروریہ مذکورہ بالا میں نظر و غور کرنا ضروری ہے مضمون نمبر اول تو محکمات سے ہے کیونکہ کلام نبوت میں جو پیشین گوئی تہی اوسکو تو حضرت مسیح موعود کے الہامات نے محکم کر دیا اور الہامات کو کلام نبوت نے مستحکم کر دیا پس تعمیل ایسے امر مستحکم میں تامل یا توقف کرنا دلیل ضعیف ایمان کی ہے نعوذ باللہ ۔

(۲) ...... اور ضرورت مضمون مندرجہ نمبر ۲ میں تو کچھ کلام ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ مومن کی تجہیز و تکفین کا سامان کرنا نہایت ضروری بات سی ہے اور قادیان جیسی بستی میں بغیر ایسے روضاوں کے جو رسالہ الوصیت میں تحریر فرمایا گیا ہے جس میں مصارف اشاعت اسلام بہی ملحوظ نظر ہیں کیونکر ہو سکتا ہے خصوصاً جبکہ کلام نبوت یعنی یُحَدِّثُھُمْ بدرجاتھم فی الجنۃ اور نیز الہامات مندرجہ رسالہ الوصیت پر یعنی انزل فیھا کل رحمۃ وغیرہ پر بہی نظر کیجائے تو پہر فرمائے کہ اس بارہ تساہل اور تغافل کیونکر روا ہو سکتا ہے اور نمبر سوم میں اگر غور کیا جاوے تو چاہئے ہر ایک احباب کو اسبارہ میں سابقت اور پیش دستی دکہلائی چاہئے کیونکہ ہمنے آج تک حضرت اقدس کی کوئی ایسی دعا نہیں دیکہی جس میں آپکو اجابت دعا کا علم بہی دیا گیا ہو اور پہر وہ دعا خالی گئی ہو پس جو ہمارے زمانہ ما بعد الموت کے متعلق ہے اور اسکی قبولیت کا علم بہی آپکو دیا گیا ہی یا آثار قبولیت معلوم ہو گئے ہیں وہ دعا کیونکر خالی جاسکتی ہے اندریں صورت کیا ہمکو زمانہ مابعد الموت کا آنیوالا نہیں ہے جو ہم اسمیں تساہل کریں کیا یہہ زندگانی دنیوی ہمیشہ رہیگی ۔

مضمون نمبر چہارم سے سہل انکاری کرنیسے اوس حصہ دین اور دنیوی سے محروم رہتا ہے جو الہام جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ میں تمہارے لئے موعود فرمایا گیا ہوں اور یہہ الہام براہین احمدیہ میں ۲۵ سال سے مندرج ہے جسکو سر دفتر مخالفین نے

ہی تسلیم کر لیا تہا گو بعد کو بلا وجہ موجب عناداً و تعصباً اس سلسلہ کی حقیقت سے منکر ہو گیا ہے پہر تم نے اس الہام کو پورا ہوتے ہوئے بچشم خود ہی دیکہہ لیا ورنہ کوئی بتادے کہ تمام عالم مین کوئی فرقہ مذہبی ایسا ہے کہ تجمت میں نشان ہائے آسمان میں روحانیت اسلامیہ وغیرہ وغیرہ میں اس سلسلہ احمدیہ سے بڑہکر اور فائق ہو اور ابہی تو اس فوقیت کا آغاز ہی ہے آئندہ اس فوقیت کو یوماً فیوماً ترقی ہوتی چلی جاویگی ورنہ اسکا آغاز کیون نہ ہو چلا یہی ہمارا ایمان ہے پہر اگر ہم فوقیت حاصل کرنے میں تغافل کریں تو ہماری کسقدر محرومی ہے اون وعدوں سے جو اس الہام میں موجود ہیں -

اور مضمون نمبر ہفتم ہمکو ہدایت کر رہا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے بندے صادق الایمان ہوکر دنیا سے گذریں اور اسلام اور فرمانبرداری الہی کی حالت میں اللہ تعالی کی طرف سے رجوع کریں کما قال اللہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون پس جبکہ بموجب سُنت قدیمہ کے حضرت مسیح موعود بتعمیل مضمون رسالہ الوصیت کو ہمارے صدق اور کذب کے لئے ایک معیار قرار دیا ہے اور پہر بحکم الہی قرار دیا ہے اور پہر اس جانچ اور امتحان لینے کی تصریح ہی کردی ہے پس ایسے امر میں جو بحکم الہی معیار قرار دیا گیا ہے اس معیار پر اگر ہم صادق نہ نکلے تو پہر ہماری موت حالت اسلام پر کیونکر ہو سکتی ہے نعوذ باللہ منہ بالآخر مضمون نمبر ہشتم پر غور کرنا چاہئے کہ جو باغ اسلام کا حضرت مسیح موعود نے لگایا ہے کیا ہمکو جائز ہے کہ اوس کے باغبان ہونے میں ہی ہم تاہل کریں اور مسیح موعود کے نائب ہوکر دین اسلام کے خدام نہ بنیں اس باغ اسلام کی باغبانی جو ہم دنیا میں کرینگے وہی تو بعد موت کے ہاں وہی تو بصورت باغ جنت کے متمثل ہوگی بہلا بتلاؤ تو کہ اس چودہویں صدی میں کوئی ایسا امام ملہم بہی موجود ہے جسکے ہم ہمرہ ہوکر باغ اسلام کی سرسبزی اور شادابی میں کوشش کر سکیں اس زمانہ میں تو نقشہ ظہر الفساد فی البر والبحر کا نظر آرہا ہے یہی تو کوشش ہماری ہیں جو وہ باغ اسلام میں کی جاویگی تو مقبرہ بہشتی ہمارے لئے ہوگا بس جاگو اور اٹہو دنیا چند روزہ ہے اور حوادث زلازل در پیش ہیں ۔

الا اے کہ ہشیار ہی و پاک زاد

بے حرص دنیا مدہ دیں بباد

احباب کی اطلاع کے لئے چند سطر کافی ہیں رسالہ الوصیت بہی دوبارہ مطبوع ہوکر انشاء اللہ تعالےٰ پہونچیگا -

مورخہ ۲۲ - جنوری ۱۹۰۶ء محمد احسن نائب ناظم مقبرہ بہشتی قادیان

(والسلام خیر مقام)

اس رقیمہ الوداد کے خاتمے پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مخالفین کے جو شبہات مقبرہ بہشتی کی نسبت ہیں یا اوس حدیث کے بارہ میں جو مسیح موعود کے حق میں فرمائی گئی ہے کہ یدفن معی فی قبری انکا بہی پورا قلع قمع کر دیا جاوے -

پس اولاً واضح ہو کہ مسیح موعود کی نسبت جو حدیث میں وارد ہوا ہے کہ یدفن معی فی قبری اس کے معنی کسی مسلمان اہل عقل کے نزدیک یہہ تو ہو ہی نہیں سکتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک جو عالم شہادت میں مدینہ منورہ میں موجود ہے وہ کہودی جاویگی اور پہر اوسمیں مسیح موعود دفن کئے جاوینگے و نعوذ باللہ من هذا المعنی الفساد پس بالضرور قبر سے مراد وہی بہشت برزخی ہے جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ عالم برزخ کا طول و عرض - قرب و بعد مثل عالم شہادت کے نہیں ہو سکتا ورنہ اوس حدیث متفق علیہ کے کیا معنی ہونگے جسکے یہہ الفاظ متعدد روایات صحیحہ میں موجود ہیں فیقولان ما کنت تقول فی هذا الرجل لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی وہ جو فرشتے قبر میں میت سے سوال کرنے آتے ہیں کہتے ہیں کہ تو اس مرد یعنی محمد صلی اللہ کی رسالت کے بارے میں کیا اعتقاد رکہتا تہا چونکہ لفظ ہذا کا اسم اشارہ ہے جو حاضر کے لئے آتا ہے تو ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک میت کے پاس ہر وقت موجود ہو جاتے ہیں حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود بلحاظ عالم شہادت کے مدینہ منورہ میں مدفون ہے اور پہر دوسری حدیث میں متعدد الفاظ میں آیا ہے کہ مومن کی قبر ستر گز طول اور ستر گز عرض تک فراخ کردی جاتی ہے اور یہہ الفاظ بہی ہیں کہ یفسح لہ فیہا مد بصرہ یعنی جہانتک اوسکی نظر پہونچتی ہے اوسکی قبر فراخ کردی جاتی ہے اب استفسار ہے کہ کیا یہہ وسعت اور فراخی عالم شہادت کی ہے یا عالم برزخ کی جو کسی کو نظر آسکتی بس قبر سے مراد وہی بہشت برزخ ہوا -

اور جبکہ ایک مومن کے لئے اوسکی قبر میں یہہ فراخی اور وسعت ہوتی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اسقدر وسعت ہونی چاہئے کہ جسقدر کل جنتوں کی وسعت ہے کیونکہ عالم جنات کے مالک تو آپ ہی ہیں اب دیکہو کہ حدیث فیدفن معی فی قبری کے معنی کیسے صحیح اور درست ہوگئے چونکہ مسیح موعود کی وہ شان ہے جو حدیث مسلم وغیرہ میں وارد ہوئی کہ یحدثہم بدرجاتہم فی الجنۃ تو مسیح موعود ہی بطفیل غلامی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات بہشت کا تقسیم کرنے والا ہوا اور وہ بذات خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں یعنی بہشت کے اعلی درجہ برزخی میں جگہ پانے والا ہوا خواہ مدینہ منورہ میں دفن ہو اور خواہ کسی اور قطع ارض میں ثم فاغرنا حنو کا شماً الا مدفون ہو آپ ہی کی قبر میں مدفون ہوا اور بطن نمانہ وہی مقبرہ بہشتی ہے جو قادیان میں مخبر صادق کی پیشینگوی کو پورا کرنے والا ہوا اور یہی وہ قبر برزخی ہے جسکو اللہ تعالی نے ہی چند آیات قرآنی میں باین نطق عبارت بیان فرمایا ہے یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی یعنی اے نفس مطمئنہ رجوع ہو تو اپنے رب کی طرف تو اوس سے راضی اور وہ تجہ سے راضی بس داخل ہو تو ہمارے خاص بندوں میں اور داخل ہو ہمارے بہشت میں یہ وہی بہشت برزخی ہے جسکو عالم شہادت مین قبر کہا جاتا ہے - ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نفس مطمئنہ قدسیہ جملہ نفوس قدسیہ سے افضل اور اعلی ہے تو آپ کی قبر مبارک برزخی کا جنت کی مثل وسیع ہونا بطریق اولی ثابت ہوا اور باقی تمام نفوس قدسیہ مطمئنہ آپ کے طفیلی ہوئے اس مسیح موعود کا آپکی قبر مبارک میں یعنی بہشت برزخی میں ہونا ہی ثابت ہوا اور یہہ تخصیص ایک خاصہ ہے جو دوسرے مومنوں کو حاصل نہیں -

ایضاً قال اللہ تعالےٰ قیل ادخل الجنۃ یعنی جبکہ اوس مرد مومن کو مخالفین نے شہید کر ڈالا تو اسکو اللہ تعالی کی طرف سے یہہ خطاب کیا گیا تو جنت میں داخل ہو ظاہر ہے کہ بعد شہادت کے وہ شخص جنت برزخی میں داخل ہو گیا اور یہی بہشت برزخی ہے جو اوسکی قبر ہوئی - ایضاً فرمایا اللہ تعالی نے فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر یعنی متقین

پہنچ جگہ پیچھے کے نزدیک بادشاہ قادر مطلق گئے ہیں یعنی بہشتی مقبرہ میں اپنے پروردگار بادشاہ قادر مطلق کے قرب میں ہیں۔

اب رہی وجہ تخصیص کی کہ مسیح موعود کی آپ کی قبر میں مدفون ہونگی کیا خصوصیت ہے سو یہ تخصیص واسطے اظہار فوقیت شرف و عزت و تعظیم اور فضیلت مسیح موعود کی تھی کیونکہ اوسکی عزت اللہ تعالےٰ کے نزدیک ایسی بڑی ہے کہ یحمدہ من رجائهم فی الجنة اس کے لئے فرمایا گیا ہے اور اس مقبرہ بہشتی سے ایک اور پیشگوئی مخبر صادق کی بھی پوری ہوئی ہے حدیث نسائی باب غزوہ الہند میں وارد ہوئی ہے عصابتان احرزهما اللہ من النار عصابة تغزو الهند وعصابة تكون مع عيسى ابن مريم یعنی دو گروہ ہیں کہ محفوظ رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے اون دونوں کو دوزخ سے ایک تو وہ گروہ ہے کہ جنگ کریگا کفار ہند سے اور دوسرا گروہ وہ ہے جو مسیح موعود کے ساتھ ہوگا اس مقبرہ بہشتی نے اس پیشگوئی مخبر صادق کو پورا کر دیا اب مخالفین کون کون سی حدیث آیت کی تکذیب کرینگے اور اُن کے لئے اب کونسا مفر باقی ہے۔ والسلام۔ علے نور تبع اللہ

خطبہ کسوف

(نوشتہ محمد ظہور الدین۔ اکمل آف گولیکی ضلع گجرات پنجاب)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۴ جنوری ۱۹۰۷ء کو مدینۃ المسیح میں نماز کسوف پڑہی گئی۔ یہ وہ نماز ہے جسکی نسبت دیہات میں تو کسی کو بھی معلوم نہیں کہ پڑہنی سنت ہے یا نہیں بلکہ پڑھنے والے کو کہتے ہیں ہمارے دین سے نکل گیا۔ یہ بھی ہمارے بعض حنفی بہائیوں کی خاص مہربانیوں سے ہے جو وہ بعض سنن رسول مقبول کی نسبت کرتے رہتے ہیں۔

خیر یہ سلسلہ احمدیہ تو جاری ہی اسی لئے ہوا کہ پھر رسول اللہ صلعم کی سنتوں کو جاری کرے اس لئے یہاں دارالامان میں کسوف شروع ہوتے ہی نماز کی طیاری شروع ہو گئی اور ½ ۱۰ کے قریب حکیم الامۃ سلمہ ربہ نے نماز باجماعت جہری قرأت سے پڑہائی۔ پہلی رکعت میں سورہ الم سجدہ پڑہکر رکوع کیا اور رکوع سے سر اوٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہکر سورہ احقاف پڑہی اور پھر رکوع کیا۔

دوسری رکعت میں پہلے سورہ محمد کو پڑہکر رکوع کیا اور پھر رکوع سے سر اوٹھا کر انا فتحنا پڑہی اور پھر رکوع کیا غرض ہر رکعت میں دو دو رکوع کئے اسیطرح زیادہ بھی رکوع کر سکتے ہیں۔ یہ نماز ایک گھنٹہ میں ختم ہوئی حدیث شریف میں آیا ہے کہ بعض صحابہ کو اس نماز میں طوالت قرأت کے سبب غشی ہو جاتی تہی۔ نماز ختم ہونے کے بعد مولوی صاحب مکرم نے خطبہ پڑہا جو نہایت ہی لطیف تہا آپ نے فرمایا کہ دو کارخانے ہیں جسمانی اور روحانی پہلے اپنی حالت کو دیکھو کہ دل سے بات اوٹھتی ہے تو ہاتھ اسپر عمل کرتے ہیں جس سے روح و جسم کا تعلق معلوم ہوتا ہے غمی و خوشی ایک روحانی کیفیت کا نام ہے مگر اسکا اثر چہرہ پر بھی ظاہر ہوتا ہے کسی سے محبت ہو تو حرکات و سکنات سے اس کا اثر معلوم ہو جاتا ہے انبیا علیہ السلام نے بھی اس نکتہ کو کئی پیرایوں میں بیان کیا مثلاً حدیبیہ کے مقام پر جب سہیل آیا تو آنحضرت صلعم نے فرمایا سہل الامر (اب یہ معاملہ آسانی سے فیصل ہو جائیگا) دیکھو بات جسمانی تہی نتیجہ روحانی نکالا۔ اسیطرح نبی صلعم کی تعلیم کی طرف خیال کرو کہ پاخانے جاتے وقت ایک دعا سکہائی اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث یعنی جیسے پلیدی ظاہری نکالی اسیطرح باطنی نجاست کو بھی نکالنے کی توفیق دے پھر جب مومن فارغ ہو جاوے تو پڑہے غفرانک اسمیں بھی یہ اشارہ تہا کہ گناہ کی خباثت سے جب انسان بچتا ہے تو اسے مغفرت کا روحانی چیز پاتا ہے۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ سب ارکان اسلام میں جسمانیت کے ساتھ ساتھ روحانیت کا خیال رکھا ہے اور نادان اسپر اعتراض کرتے ہیں۔ مثلاً وضو ظاہری اعضاء کے دہونے کا نام ہے مگر ساتھ ہی دعا سکہلائی ہے اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین کہ جیسے میں نے ظاہری طہارت کی ہے ....

.... مجھے باطنی طہارت بھی عطا کر پہر قبلہ کی طرف منہ کرنے میں یہ تعلیم ہے کہ میں اللہ کے لئے سارے جہان کو پشت دیتا ہوں۔ یہی تعلیم رکوع و سجود میں ہے وہ تعظیم جو دل میں اللہ تعالیٰ کی ہے وہ جسمانی اعضا سے ظاہر کیجا رہی ہے۔ زکوٰۃ روحانی بادشاہ کے حضور ایک نذر ہے اور جان و مال کو فدا کرنیکا ایک ثبوت ہے جیسا کہ ظاہری بادشاہ کے لئے کیا جاتا ہے اور حج کے افعال کو سمجھنے کے لئے اس مثال کو پیش نظر رکھئے کہ جیسے کوئی مجازی عاشق سن لیتا ہے کہ میرے محبوب کو فلاں مقام پر کسی نے دیکھا تو وہ مجنونانہ وار اپنے لباس وغیرہ سے بیخبر اوٹھ کر دوڑتا ہے ایسا ہی یہ اس محبوب لم یزلی کے حضور حاضر ہونے کی ایک تعلیم ہے غرض جسمانی سلسلہ کے مقابل ایک روحانی سلسلہ بھی جاری ہے اور اسکو نہ جاننے کے لئے بعض نادانوں نے اس سوال پر بڑی بحث کی ہے کہ مرکز قوی قلب ہے یا دماغ اصل بات فیصلہ کن یہ ہے کہ جسمانی رنگ میں مرکز دماغ ہے کیونکہ تمام حواس کا تعلق دماغ سے ہے اور روحانی رنگ میں مرکز "قلب" ہے۔

انبیاء علیہ السلام چونکہ روحانیت کی طرف توجہ رکھتے ہیں اسلئے وہ ظاہری نظارہ سے روحانی نظارہ کیطرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ نبی کریم صلعم کو اللہ تعالیٰ نے سراجاً منیراً فرمایا ہے اور آپ سراج منیر کیوں ہوئے جبکہ آپنے دعا فرمائی اللھم اجعل فوقی نوراً وشمالی نوراً واجعلنی نوراً (یہ بڑی لمبی دعا ہے) خیر جب اس حقیقی سورج نے دیکھا کہ سورج کو گرہن لگ گیا یعنی کچھ ایسے اسباب پیش آ گئے جن سے سورج کی روشنی سے اہل زمین مستفید نہیں ہو سکتے تو اس نظارہ سے آپکا دل پھڑک اوٹھا کہ کہیں میرا فیضان پہنچنے میں بھی کوئی ایسی ہی آسمانی روک نہ پیش آجائے اس لئے آپ نے اسوقت تک صدقہ دعا استغفار نماز کو نہ چھوڑا جبتک سورج کی روشنی باقاعدہ طور سے زمین پر پہنچنی شروع نہ ہو گئی۔ اب چونکہ ہر ایک مومن شخص بھی بقدر اتباع نبی کریم صلعم نور رکھتا ہے جیسے باپ بیٹے کا اثر چنانچہ اسلئے فرمایا ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنی رسول اللہ صلعم کا جسمانی بیٹا نہیں لیکن روحانی بیٹے بیشمار ہیں اسلئے ہر مومن بھی ایسے نظارہ پر گھبراتا ہے اور گھبرانا چاہئیے کہ کہیں ایسے اسباب پیش نہ آجائیں جن سے ہمارا نور دوسروں تک پہنچنے میں روک ہو جائے۔ اسلئے وہ ان ذرائع سے کام لیتا ہے جو مصیبت کے ہٹانے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ یعنی صدقہ خیرات کرتا ہے استغفار پڑھتا ہے

اور نماز میں کھڑا ہو جاتا ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مشکل کے وقت نماز میں کھڑا ہو جاتے ....

.... آخر اللہ تعالیٰ کا دریائے رحمت جوش میں آتا ہے اور جیسے وہاں حرکت و دوسے وہ اسباب ہٹ جاتے ہیں جن سے سورج کی روشنی باقاعدہ زمین پر پہنچنی شروع ہو جاتی ہے اسیطرح دعا و استغفار سے مومن کے فیضیاب ہونے میں جو روکیں پیش آجاتی ہیں دور ہو جاتی ہیں شیشے پر سیاہی لگا کر یا برہنہ آنکھ سے اپنی آنکھوں کو نقصان پہنچانے کے لئے تماشے کے طور پر اس نظارہ کو دیکھنا مومن کی شان سے بعید ہے تم سراج منیر کے بیٹے ہو بس اپنے انوار کو دوسروں تک پہنچانے میں تمام مناسب ذرائع استعمال کرو چونکہ آپنے ان آیات پر وعظ شروع کیا تھا جنمیں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر کہا گیا ہے اس لئے ضمن میں بعض اور باتیں بھی بعض الفاظ کی تشریح میں آگئی تھیں ایک بات خصوصیت سے قابل ذکر ہے جو حضورؑ نے تشریح میں فرمائی کہ مشرک لوگوں نے ظاہری سلسلہ پر نظر کر کے کہ بادشاہ کے پاس بجز واسطے وسیلہ کے نہیں جا سکتے اللہ تعالیٰ تک اپنی عرض لیجانے کے لئے پیر پرستی شروع کر دی اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ گو مر چکے ہیں مگر ہماری غرضیں انہیں کی راہ سے اوپر پہنچتی ہیں یہ خطرناک غلطی ہے خدائے پاک کے حضور عرض کرنیکا یہی طریق ہے جو کتاب اللہ میں ہے اسی پر کاربند رہو ــ بدر

ڈائری

۲۸ جنوری ۱۹۰۷ء

آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام بوقت صبح معہ احباب باہر سیر کو تشریف لے جاتے ہیں جب حضرت اقدس باہر تشریف لائے تو پہلے ایک بھائی نو مسلم نے دعا کیلئے عرض کی حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا کہ حضور یہ شخص اپنی قوم میں واعظ بھی ہے حضرۃ مسیح موعودؑ نے فرمایا وعظ اعمال صالحہ کا فائدہ تب ہی ہوتا ہے کہ محض خدا کے لئے ہو اوس میں کوئی غرض نہ ہو ریائی عمل کو خدا تعالیٰ قبول نہیں فرماتا اگر عمل میں کسی اور کو شریک سمجھا جاوے تو خدا اکٹھے ہوئے عمل کو رد کر دیتا ہے ...... اور فرماتا ہے کہ جسکے لئے تم نے یہ عمل کیا ہے اس سے اس کا ثواب بھی لو ــ

بعد ازاں قادیان کے آریوں کے تعصب اور انکی حق پوشی کا ذکر ہوا کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کے بڑے بڑے نشانات بینات دیکھکر انکو چھپا رہے ہیں ــ

اثنائے راہ میں آج کا الہام بیان فرمایا ــ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا یعنی اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے اے اہل بیت ناپاکی دور کر دے اور تمکو بالکل پاک کر دے ــ

پھر پچیس چھبیس برس کا ایک پرانا الہام بیان فرمایا ــ جو کسی شخص کے متعلق ہے فارتد علی آثارهما وهب له الجنة اتنے میں ملاقات بالا اوسکو کھینچ لے گئی ــ

مفتی محمد صادق صاحب نے ایک شخص کے خط میں سے بیان کیا کہ وہ پوچھتا ہے کہ جب صبح روشن ہو جاوے تو اوس وقت فرضوں کے پہلے صبح کی سنتوں کے بعد نوافل کی نماز درست ہو سکتی ہے یا نہیں حضرت اقدس و مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا کہ دو رکعت سنت کے سوا فرضوں سے پہلے اور کوئی نماز جائز نہیں ــ

پھر مفتی محمد صادق صاحب نے ایک شخص کا خط پیش کیا کہ وہ پوچھتا ہے کہ مشکلات و مصائب کے وقت کیا کرنا چاہئے ــ

حضرت اقدس نے فرمایا کہ استغفار بہت پڑھے اور اپنے قصوروں کی اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرے ــ

مسائل فقہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مندرجہ ذیل مسائل کی بابت قرآن و حدیث کا کیا حکم ہے اور صحابہ کیا بات ہے

(۱) عورت اپنی ہمشیرہ کی زندگی میں اوس کے شوہر سے پردہ کرے یا نہ

(۲) اور بعد وفات ہمشیرہ کے اُسکے شوہر سے پردہ کرے یا نہیں ــ

(۳) مرد اپنی والدہ اور ہمشیرہ وغیرہ محرمات ابدی سے ہر وقت ملاقات مصافحہ کر سکتا ہے یا نہیں ــ

(۴) بصورت مصافحہ جائز ہونے کے سالی شوہر والی اس حکم میں شامل ہو سکتی ہے یا نہیں ــ

جواب مدلل اور خوشخط ہونے چاہئیں تاکہ عورات بھی پڑھ لیں

جوابات

جن محرمات وغیرہ سے پردہ نہیں ہے اونکا ذکر بطور حصر کے پارہ ۱۸ میں موجود ہے ــ شوہر ــ باپ ــ خسر یعنی خاوند کا باپ ــ بیٹا ــ خاوند کا بیٹا ــ بھائی ــ بھتیجا ــ بھانجا ــ اپنی میل جول کی عورتیں ــ غلام ــ خواجہ سرا یا شیوخ فانے ــ اطفال نابالغ ــ اور چچا سے بموجب حدیث متفق علیہ کے پردہ نہیں ہے اور باقی اور سب سے پردہ کرنا چاہئے چونکہ چچا بمنزلہ باپ کے تھا اسلئے قرآن مجید نے اسکی تصریح حصر استثنا میں نہیں فرمائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث متفق علیہ میں اوسکی تصریح تکمیلاً للحصر موجود ہے اِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ یعنی اے عائشہ وہ تیرا چچا ہے پس وہ تیرے گھر میں داخل ہو یعنی تیرے پاس آوے اس سے پردہ تجھ پر لازم نہیں ہے کیونکہ وہ محرمات سے ہے اور ہمشیرہ کا شوہر چونکہ ان مستثنیات حجاب میں داخل نہیں ہے لہذا اوس سے پردہ شرعی کرنا چاہئے خود ہمشیرہ کی حیات میں ہو یا بعد وفات کے ہو محرمات ابدیہ سے مصافحہ درست ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے مصافحہ کیا ہے دیکھو مشکواۃ شریف باب المصافحہ اور حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عائشہ کو بوسہ دیا ہے وَقَبَّلَ خَدَّهَا رواہ ابوداود سالی سے مصافحہ جائز نہیں دلیل اوسکی جواب نمبرا میں دیکھو مفسدہ امن کا محل اور مقام دیکھنا بھی ضروری ہے ــ تاکہ امن رہے فحشا سے ــ راقم محمد احسن ــ ۲۶ جنوری ۱۹۰۷ء قادیان

یورپ و امریکہ و جاپان وغیرہ کو آپ تبلیغ کر سکتے ہیں

رسالہ میگزین سلسلہ حقہ کے حالات پیر دو لطیف مضمون شائع ہوئے تھے اب انکو ایک علیحدہ کتاب کی صورت میں معہ تصویر مسیح موعود و تصویر قبر مسیح کے تیار کیا گیا ہے ــ جو صاحب غیر ممالک میں تبلیغ حق کرنا چاہیں وہ ۲ ــ فی کتاب دیکر ان ممالک میں بہت سے لوگوں کو یہ کتابیں بھیجکر ثواب حاصل کر سکتے ہیں ایک روپیہ میں آٹھ رسالے جا سکینگے روپیہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ آجانے رسالے صرف دفتر میگزین سے جا سکینگے ــ جہاں کہ مناسب ایڈریس جمع کرینگا

قابل توجہ قوم

اکثر طالب علم بالکل بے سروسامان یہاں آجاتے ہیں اور بعض احباب بھی ایسے طالبعلم یہاں بھیجتے ہیں جو مسکین یا یتیم ہوتے ہیں مدرسہ تعلیم الاسلام کی مجلس ناظم دل سے چاہتی ہے کہ جہانتک اس سے بن پڑے وہ ایسے طالبعلموں کو مدد دے اور وہ مدرسہ میں داخل ہو کر باقاعدہ تعلیم پائیں لیکن اس غرض کی تکمیل کے لئے ضرورت ہے روپیہ کی۔

سب کمیٹی صدقات جسکے پاس ایسے طالبعلم آتے ہیں یا ایسے اُمیدواروں کی درخواستیں آتی ہیں وہ بعض اوقات سخت مجبور ہو جاتی ہے وہ نہیں چاہتی کہ کسی سائل کو مایوس کرے لیکن جب وہ دوسری طرف اپنے فنڈ کو دیکھتی ہے تو اسے افسوس کے ساتھ جواب دینا پڑتا ہے اگرچہ اسوقت تک کسی طالبعلم کو جواب نہیں دیا گیا لیکن اگر اسکے لئے مناسب انتظام نہیں کیا گیا تو کم از کم تکلیف ضرور ہوگی اس سال کے لئے مد صدقات کے مساکین فنڈ میں ایک سو روپیہ ماہوار کی گنجائش ہے اور قریباً اسیقدر وظائف دیئے جا رہے ہیں۔

اور مد یتامی میں ... ماہوار کی گنجائش ہے اور اسیقدر دیا جا رہا ہے اسی طرح مد زکوۃ میں ایک معقول رقم ماہوار خرچ ہو رہی ہے اور آمدنی ان مدات میں سردست کم ہے ہاں یہ مد صدقات ایسی ہے کہ اگر ہمارے احباب چاہیں تو اسکو بہت وسیع کر سکتے ہیں اور اس طرح پر اپنی قوم کے نادار اور یتیم بچوں کی تربیت اور تعلیم کے لئے کافی انتظام کر سکتے ہیں صدقہ دافع بلا یقین کیا گیا ہے اور فی الحقیقت ہے اسلئے ہر صاحب ہر قسم کے صدقات یہاں بھیجے تاکہ اس مد میں کافی گنجائش ہو سکے اور یہ بھی ہر جگہ کی احمدی جماعت اور ہر احمدی بھائی کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ کسی طالبعلم کو یہاں اسوقت تک نہ بھیجیں جب تک اسکے متعلق فیصلہ کمیٹی کا نہ ہو لے۔ جب کمیٹی کسی ایسے طالبعلم کو مدرسہ کی کسی شاخ میں لینا منظور کرلے اسوقت بھیجنا چاہئے۔

اور یہ بھی خیال رہے کہ ہر ایسے طالبعلم کو اپنی درخواست میں مندرجہ ذیل اُمور کی صراحت کرنی چاہئے۔

اول عمر کیا ہے صحت کیسی ہے اور چال چلن کیسا ہے۔

دوم عام تعلیم اور مذہبی تعلیم کس حد تک ہے۔ ذہنی قابلیت اور تعلیمی دلچسپی کیسی ہے۔

سوم - مدرسہ کی کس شاخ میں داخل ہونا چاہتا ہے

چہارم - بصورت زندہ ہونے والدین کے وہ خود کیا مدد دینگے یا اگر کوئی جماعت بھیجتی ہے تو وہ کسقدر مدد دے سکتی ہے۔

پنجم دو معزز احمدی یا ایسے لوگ جنکو انجمن جانتی ہو اور انکی رائے قابل قدر ہو تصدیق کریں کہ سائل واقعی اسقدر مدد کا مستحق ہے۔

جبتک ان امور کی صراحت کے ساتھ کوئی درخواست نہیں آئیگی اسپر توجہ نہیں ہوگی اور جواب کیلئے اد ۱۰ آنہ کا ٹکٹ آنا چاہئے ایسی سب درخواستیں یعقوب علی سکرٹری سب کمیٹی صدقات قادیان کے نام آنی چاہئیں۔

اما الیتیم فلا تقہر

پہ قرآن کریم کا پاک ارشاد ہے اور میں یقین کرتا ہوں کہ اسکو پڑھنے والے اسکو نہ بھولیں گے بلکہ سر آنکھوں پر رکھیں گے۔ ایک یتیم علاقہ بارسے یہاں آگیا ہے اور سب کمیٹی صدقات نے باوجود تجٹ میں گنجائش نہ ہونے کے اسے مدرسہ میں داخل کر لیا ہے اسکے اخراجات کے لئے اس سال کے واسطے کم از کم اسّی روپیہ کی ضرورت ہے اور یہی تجویز کیا گیا ہے کہ اسکے لئے ایک چندہ کیا جاوے اُمید ہے کہ یہ رقم بہت جلد پوری کر دی جاویگی کیونکہ یتیم مذکور مدرسہ میں داخل کر دیا گیا ہے اور اسکے اخراجات خورد و پوشش اور کتابوں کی قیمت وغیرہ بہت ادا کرنی ہے

ایک اور اطلاع

اس سال مد صدقات کا کل خرچ تین ہزار چھ سو اکیس روپیہ اندازہ کیا گیا ہے لیکن جو رفتار درخواستوں کی ہے وہ اس خرچ کو چار ہزار روپیہ سالانہ سے بھی بڑھا دیگی اور اسوقت مد صدقات میں ایک ہزار روپیہ بھی جمع نہیں ہے اسلئے برادران ذی حمیت جلد توجہ فرماویں اور اس رقم کو پورا کر دیں۔

خادم قوم - یعقوب علی ایڈیٹر الحکم و سکرٹری سب کمیٹی صدقات

قادیان کے مقامی معاملات

حفظ صحت کے اصولوں کی پابندی کے لحاظ سے قادیان کی صفائی کی ضرورت پر میں بہت کچھ لکھ چکا ہوں اور میں نہیں جانتا کہ کب تک مجھے اس سوال کو چھیڑتے رہنا پڑیگا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور نے جنوری ۱۹۰۶ء میں قادیان کو دیکھنے کا ارادہ ظاہر فرمایا تھا مگر بعض ضروری مصروفیتوں کی وجہ سے غالباً نہیں آسکے اور اب شاید مارچ میں انہیں فرصت ملے۔

جناب ملک حسن علی صاحب تحصیلدار بٹالہ کی حسن سعی اور توجہ کے لئے میں قادیان کی پبلک کی طرف خصوصاً شکر گذار ہوں کہ وہ غیر معمولی توجہ قادیان کی حفظ صحت کے سوال پر کر رہے ہیں ۲۷ جنوری ۱۹۰۶ء کو ملک صاحب قادیان میں خود تشریف لائے اور دوسرے سرکاری کاموں کے علاوہ آپ نے صفائی کے متعلق نمبردار قادیان کو ایک روبکار لکھ کر دی کہ فوراً منادی کرا دیجاوے کہ لوگ اپنی روڑیاں اٹھالیں ورنہ سزا دیجاویگی اور ذیلدار ڈلہ کو اس کام میں مدد دینے کا حکم نافذ فرمایا۔ لیکن میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ ذیلدار صاحب نے اپنے فرض منصبی کو انجام نہیں دیا اور توجہ نہیں کی۔ نہ صرف اس کام کیلئے بلکہ تحصیلدار صاحب نے بیان کے دو آوارہ گرد سانڈوں کی شکایت پر ذیلدار کو حکم دیا ہے کہ وہ انکو بند کرا دے مگر ذیلدار نے ابھی تک اس کام کے لئے بھی کچھ نہیں کیا اسلئے مجھے مکرر ملک صاحب کو توجہ دلانی پڑی ہے۔ اور مجھے اندیشہ ہے کہ اگر ذیلدار ڈلہ سرکاری احکام کی تعمیل میں اپنے فرائض کو اسی طرح انجام دیگا تو ملک حسن علی جیسے بیدار مغز اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے والے تحصیلدار کو ناراض ہونے کا موقع دیگا کیونکہ مجھے جہانتک معلوم ہوا سرکاری احکام کی تعمیل اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں ملک صاحب ایک مستعد اور باہمت تحصیلدار ہیں اور انکی بے ریا اور جفاکش طبیعت نے انہیں ہر دلعزیز بنا دیا ہے گذشتہ دو تین ماہ سے مختلف حکام کی دوروں کی وجہ سے جسقدر شاقہ محنت انہیں

کرنی پڑی ہے وہ ہر طرح سے قابل قدر ہے اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور خصوصًا اسکا خیال رکھیں گے۔

قادیان کی سڑک کے متعلق ملک صاحب خاص توجہ ہے اور وہ اسکی مرمت اور درستی کیلئے کوشاں ہیں مگر میں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور کی توجہ اس امر پر مبذول کرانی چاہتا ہوں کہ جب تک یہ حصہ پختہ نہ ہوگا تکالیف اور شکایات بدستور رہیں گی۔ خود صاحب موصوف کو سڑکوں کی طرف توجہ ہے پر نہیں معلوم کہ اس سڑک کی باری کب آئیگی؟ اور اب تو قادیان کی ڈاک بھی غالبًا بہت جلد دو دفعہ آیا جایا کریگی جس سے اور بھی اہمیت اس سڑک کی ثابت ہوتی ہے وہ فوری توجہ سے کام لیں تو کچھ مشکل نہیں اگر ڈسٹرکٹ بورڈ کافی روپیہ اس کام کے لئے نہ رکھتا ہو تو گورنمنٹ پنجاب ہی دے سکیگی جس نے حال میں ۲ لاکھ روپیہ سڑکوں کی اصلاح کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈوں کو دیا ہے۔ بہر حال میں اُمید کرتا ہوں کہ ملک صاحب ہی اس معاملہ کو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے خاص نوٹس میں لانے کی سعی کرینگے

ڈائری

۲۹-جنوری سیر صبح

آج حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام۔ بوقت صبح مع احباب باہر سیر کو تشریف لیگئے مرتد ڈاکٹر عبدالحکیم کے تذکرہ پر حضرت نے فرمایا کہ ایک آریہ اخبار نے باوجود ہمارے مذہبی تخالف کے لکھا کہ عبدالحکیم کا آپکو گالیاں دینا اوسکی سفلہ پنی کو ظاہر کرتا ہے نہایت نامناسب امر ہے۔

ایک صاحب نے کہا کہ عبدالحکیم کہتا ہے جعفر زٹلی جو مرزا صاحب کو سخت گالیاں دیتا رہا ہے اوسکو کیا ہوا جو مجھے کچھ ہوگا۔

حضرت نے فرمایا اسکو پادری عبداللہ آتھم۔ لیکھرام۔ چراغ دین ساکن جموں اور دوسرے مباہلین کے احوال سے عبرت پکڑنی چاہیے تھی

ایک صاحب نے ایک شخص مرید کے کچھ الہامات حضرت اقدس کو سُنائے حضرت نے فرمایا الہام کا بڑا نازک معاملہ ہے انسان کو اپنے اعمال صاف کرنا چاہیئے الہام کا مہبط صاف ہونا چاہیئے اب جو خدا تعالیٰ کی چلائی ہوئی چل رہی ہے ہی ہوا بعض انسانوں کے جسموں کے لئے مفید اور بعضوں کے لئے مضر ہوگی اگر کسی کا اندر غلیظ ہو۔ معدہ گندہ ہو اور بیمار ہو تو اوسکو اچھی غذا مضر ہوگی۔ ایسا ہی خدا کا کلام ہے ابھی تھوڑے روز ہوئے فقیر مرزا ساکن دوالمیال ضلع جہلم جس نے ہماری مخالفت میں لوگوں کو الہام سنایا کہ مجھے عرش سے آواز آئی ہے کہ مرزا جھوٹا ہے رمضان میں مرجاویگا۔ اور اسی پر اسنے بس نہیں کی بلکہ لوگوں کو کہا کہ یہ معمولی بات نہ سمجھو میرے دستخط لے لو کہ یہ بات ضرور ہونے والی ہے اور خود اوس نے اپنا دستخط کر کے اور بہت سے لوگوں کو اپنے الہام کا گواہ ٹھہرایا اور انکے بھی دستخط لئے جب رمضان کا مہینہ آیا تو خود ہی مرگیا

ڈائری

۲۹-جنوری (نماز ظہر)

(طاعون)

آج حضرت اقدس نماز ظہر کو عام نمازیوں سے پیشتر ہی تشریف مسجد میں لے آئے کسی نے ذکر کیا کہ بعض قرب و جوار کے دیہات میں طاعون ہے۔ حضرت نے فرمایا اس دفعہ یہ بیماری زیادہ تر خطرناک صورت میں ہے سارے موسم سرما میں بھی اکثر مقامات میں ترقی پر رہی ہے اعتدالی ایام میں اور بھی خطرناک ہوگی بجز توبہ و استغفار اسکا کوئی علاج نہیں۔

فرمایا مولوی نورالدین صاحب کو بلاؤ کہ نماز پڑھی جاوے مولوی صاحب بلائے گئے اور ڈیڑھ بجے نماز ظہر ادا کی گئی فرض کی نماز جماعت ادا کر کے حضرت اندر تشریف لیگئے

حضرت اقدس کا مدام ہی اصول ہے کہ آپ ظہر کی پہلی چار سنتیں گھر میں ادا کر کے باہر تشریف لاتے ہیں پچھلی دو سنتیں بھی جاکر اندر پڑھتے ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر ادائے فرض کے بعد مسجد میں بیٹھنا منظور رہو تو پچھلی دو سنتیں فرضوں کے بعد مسجد میں ہی ادا فرماتے ہیں

استفسار اور اُنکے جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت حضرت حکیم الامتہ مولانا

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ،

ذیل کے چند سوالات کا جواب درکار ہے سوالات یہ ہیں۔

س (۱) کیا یہ خیال درست ہے کہ بعض گائے یا بھینس وغیرہ پر نظر کا اثر پڑتا ہے جسے لوگ نظر لگی ہوئی کہتے ہیں پھر کچھ پانی وغیرہ پڑھ کر اس کے چہرے پر مارتے ہیں وہ بھینس دودھ دینے لگ جاتی ہے۔

ج۔ بعض نظر کا یقینًا اثر پڑتا ہے اور اُسکی تدبیر بھی مفید ہوتی ہے احادیث صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے۔

(س۲) بعض ایسے رشتہ دار (بہن یا ماموں وغیرہ جو بہت قریبی تعلق ہے ہیں) وہ شرک وغیرہ کرتے ہیں۔ اُنکے ہاں شادی وغیرہ کے موقعہ پر ہر قسم کی رسومات عمل میں لائی جاتی ہیں۔ شادی وغیرہ کے وقت کیا ان سے میل ملاقات رکھے یا نہ۔ اور انکے ہاں شادی کے وقت ان کے ساتھ شامل ہو یا نہ۔

ج۲ بُرائی میں شریک نہو اور مناسب سلوک ان سے کیا جاوے قرآن شریف کی سورہ لقمان کے دوسرے رکوع میں اللہ فرماتا ہے۔ اگر شرک کی کہیں تو نہ مانو اور دنیوی مناسب سلوک کرو۔

س (۳) اگر کوئی شخص امانت میں خیانت کرے اور وہ خیانت معلوم ہوجاوے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیے یا نہ

ج۳ نماز کیلئے متقی کو امام بناؤ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وجعلناھم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا وکانوا بآیتنا یوقنون

س (۴) جمعہ کے دن امام خطبہ پڑھا رہا ہو۔ اگر کوئی شخص اسوقت آوے وہ اس وقت دو سنتیں پڑھے۔ یا نہ ج مختصر دو سنتیں پڑھ لے۔

(۵) نماز مغرب اور عشا جمع ہو۔ تو عشا کی دو سنتیں پڑھے یا نہ۔ پڑھ لے

س (۶) اگر پہلی جماعت مسجد میں ہوجاوے تو پھر کچھ عرصہ کے بعد اور آدمی پانچ سات یا کم از کم دو جمع ہوجاویں تو کیا وہ آدمی دوبارہ جماعت اس مسجد میں کر سکتے ہیں یا نہیں۔

ج۶ دو تین آدمیوں کے ساتھ دوسری جماعت منع نہیں۔